جملہ حقوق محفوظ

سِرّ الشہادتین

مؤلفہ و مترجمہ

مولانا شاہ عبدالعزیز دہلویؒ

باتحقیق و تنقیح از علامہ جزائری مدظلہ

ناشر ادارۂ علوم آلِ محمدؐ ۱۲ بی شاد باغ لاہور

سستا ایڈیشن ایک روپیہ ۷۵ پیسے

(مطبوعہ پنجاب پریس لاہور)

عرضِ ناشر

کتاب سر الشہادتین شاہ عبدالعزیز دہلوی مصنف "تحفہ اثنا عشریہ" کی وہ مایہ ناز تالیف ہے جس سے واقعہ کربلا کے بہت سے پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ بعض زاویوں کو موصوف نے جس طرح اجاگر کیا ہے وہ قابل قدر ہے اگرچہ بعض مقامات پر عمداً یا سہواً تسامح سے کام لیا ہے اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک تنقیحی حاشیہ کے ساتھ اس کو شائع کیا جائے، الحمد للہ کہ سرکار شریعت مدار علامہ جزائری مدظلہ نے ہماری استدعا کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اس پر ایک محققانہ حاشیہ تحریر فرما دیا ہے جس سے اس نایاب کتاب کی شان اور دوبالا ہو گئی خداوند کریم آپ کے سایہ کو باقی رکھے اور ہم کو آپ سے فائدہ اٹھانے کی توفیق کرامت فرمائے، آمین۔

ناشر

نوٹ:- ف حواشی مؤلف

ے حواشی علامہ جزائری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِعْلَمْ رَحِمَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَّ الْکَمَالَاتِ

اسکو جانئے کہ جو کمالات اور

اَلَّتِیْ تَفَرَّقَتْ فِی الْاَنْبِیَآءِ قَدِ اجْتَمَعَتْ

خوبیاں جدا جدا اور پیغمبروں میں تھیں سو ہمارے پیغمبر

فِیْ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بالکل یکجا جمع ہو گئیں چنانچہ حضرت

فَقَدْ اُعْطِیَ الْخِلَافَةَ کَمَا اُعْطِیَ اٰدَمُ

کو خلافت ملی ف۱ جیسے آدم ف۲

وَدَاوٗدُ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ وَ اُعْطِیَ الْمُلْکَ کَمَا

اور داؤد ف۳ علیہما السلام کو اور حضرت کو سلطنت ملی ف۴

ف۱ خلافت کے معنے نیابت خدا کی احکام شرع کے پہنچانے میں اور رواج دینے میں اور سیاست اور تدبیر اور انتظام ملک کا اور صلاح معاش اور معاد بندوں کا تحریر الشہادتین تصنیف مولانا شاہ سلامت اللہ مرحوم ف۲ حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں فرمایا، اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ۱۲

ف۳ حضرت داؤد علیہ السلام کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ ف۴ یعنی ریاست عام اور حکومت تام ۱۲ تحریر حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا مقبول قرآن شریف میں حق جل شانہٗ نے نقل فرمائی رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ

أُعْطِيَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أُعْطِيَ

جیسے سلیمان علیہ السلام کو ف۱ اور

الْحُسْنَ كَمَا أُعْطِيَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت میں حسن تھا ف۲ جیسا یوسف علیہ السلام میں

وَ أُعْطِيَ الْخُلَّةَ كَمَا أُعْطِيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ

ف۳ اور حضرت میں خلّت تھی ف۴ جیسے حضرت ابراہیم

السَّلَامُ وَ أُعْطِيَ الْكَلَامَ كَمَا أُعْطِيَ

علیہ السلام میں ف۵ اور حضرت سے خدا کا کلام ہوا اور جیسے

مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أُعْطِيَ الْعِبَادَةَ

موسٰی علیہ السلام سے ف۶ اور حضرت عابد تھے جیسے

كَمَا أُعْطِيَ يُونُسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ

یونس علیہ السلام ف۷ اور

أُعْطِيَ الشُّكْرَ كَمَا أُعْطِيَ نُوحُ عَلَيْهِ

حضرت بڑے شکر گذار تھے جیسے نوح علیہ السلام

بعدی ۱۲ ف۱ براء بن عازب رضی سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں نے آنحضرتؐ کو شب ماہ میں دیکھا ازار و ردای سرخ پہنے ہوئے پس میں ایک نظر آپ کے چہرہ مبارک پر کرتا تھا اور ایک چاند پر قسم خدا کی کہ چمک آپکے چہرہ مبارک کی روشنی میں چاند پر غالب تھی ۱۲۔ ف۲ یعنی تناسب اعضا کا اور خوبی شکل اور لطافت بدن کی معراجکی حدیث میں بخاری اور مسلم نے یوں روایت کی ہے کہ رسول مقبولؐ نے فرمایا کہ تیسرے آسمان پر میں نے یوسفؑ کو دیکھا اور ان کو ملا تھا ایک حصہ حسن کا پھر انہوں نے مرحبا کہا اور میرے واسطے دعا خیر کی ۱۲ ف۳ یعنی جانی محبت خدا کی ۱۲ منہ ف۴ خلت کے معنی ہیں دوستی اور رضا یعنی کسیطرح کا جانب ثانی سے دل میں شکوہ اور ملال نہ آوے فرقان حمید میں حق جل شانہ فرماتا ہے کہ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ف۵ موسٰیؑ کے حق میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنِّی اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالٰتِي وَبِكَلَامِي ف۶ حقتعالےٰ فرماتا ہے فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ ف۷ احادیث میں وارد ہے کہ یونس حضرت

السَّلَامُ وَقَدْ زِيدَ لَهُ كَمَالَاتٌ أُخَرُ مِنْ

ف بلکہ اس سے زیادہ حضرت میں اور کمالات بھی تھے چنانچہ

أَنْوَاعِ الْوِلَايَاتِ وَالْمَحْبُوبِيَّةِ الْمُطْلَقَةِ

ولائیت ف۲ اور سب طرح کی محبوبی ف۳ اور سب کاموں میں مقبول

وَالِاصْطِفَاءِ الْمُطْلَقِ وَالرُّؤْيَةِ وَالْقُرْبِ

اور دیدار الٰہی ف۴ اور نہایت خدا کی نزدیکی اور

الْأَتَمِّ وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمٰى وَالْجِهَادِ مَعَ

شفاعت کبریٰ ف۵ اور کافروں سے جہاد

أَعْدَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْكَمَالَاتِ

ف سوا اس کے اور کمالات جیسے

كَالْعِلْمِ الْوَسِيعِ وَالْعِرْفَانِ الْأَتَمِّ وَالْقَضَاءِ

علم ف۷ بے شمار اور پرلے سرے کا عرفان ف۸

وَالْفُتْيَا وَالِاجْتِهَادِ وَالِاحْتِسَابِ وَالْقِرَاءَةِ وَ

اور قضیے فیصل کرنا ف۹ اور فتویٰ دینا ف۱۰ اور اجتہاد اور محتسبی اور قرأت وغیرہ

وہ درست نہیں ہے جبکہ قرآن کریم میں ہے لا تدرکہ الابصار اللہ کو کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی تو آنحضرت صلعم نے کیسے دیکھا حضرت علی سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے فرمایا بغیر دیکھے تو میں نے اسکی عبادت شروع نہیں کی لیکن لا تدرکہ العیون بمشاهدة العیان ولکن تدرکہ القلوب بحقائق الایمان (یہ آنکھیں اسکا مشاہدہ نہیں کرتیں اور دل حقیقت ایمانی کی آنکھوں سے اسکو دیکھتے ہیں ۱۲ جزائری) ف۲ نبی کو قیاس کرنیکی کیا ضرورت تھی؟ انکا علم حضوری تھا اور قیاس کرنا صاحب علم حصولی کی شان ہے ۱۲ جزائری

جو قبیل کے یاروں میں سے تھے بڑے شوق میں عبادت کی اور دنیا سے الگ رہے ۱۲ موضح القرآن ف۱ حضرت نوح کے حق میں حقتعالےٰ نے فرمایا ہے انہ کان عبدا شکورا ۱۲ تحریر ف۲ ولائیت یعنے راز دنیائے بندیکا خدا سے ۱۲ تحریر ف۳ محبوب مطلق اسے کہتے ہیں کہ وہ آپ اور اسکے سب کام اور سب حال مرغوب اور محبوب حقتعالےٰ کے ہوں ۱۲ تحریر ف۴ حاکم نے مستدرک میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ دیکھا میں نے خدا کو معراج کی شب میں اپنی ان آنکھوں سے ۱۲ جلالین ف۵ جسکا مقدمہ ہے انبیا کو اس تجلی جلالی سے اور خاتمہ اس کا نکالنا گناہ گاروں امت کا جہنم سے ۱۲ تحریر ف۶ بنفس نفیس جہاد کا کسی اور نبی کو حکم نہیں ہوا ۱۲ تحریر ف۷ یعنے علم اولین اور آخرین کا ۱۲ تحریر ف۸ کہ جتنا قرب زیادہ اتنا ہی عرفان زیادہ ۱۲ تحریر ف۹ یعنی حجت شرعی اور فراست عقلی سے جھوٹے کو سچے سے جدا کر دینا ۱۲ ف۱۰ آنحضرت سے حدیثوں میں بہت حکم مروی ہیں کہ آپ ہی قانون فتویٰ شرعی کے ہیں اور دستور العمل تا قیامت مفتیوں کے ۱۲ یعنے جس مقدمے کا

غَيْرِهَا لٰكِنْ بَقِيَ لَهٗ كَمَالٌ لَمْ يَحْصُلْ لَهٗ

لیکن آپ میں ایک کمال باقی رہ گیا تھا کہ حضرت کی ذات میں حاصل نہ تھا

بِنَفْسِهٖ وَهِيَ الشَّهَادَةُ وَالسِّرُّ فِيْ عَدَمِ

یعنے شہادت اور آپ کی ذات میں اس کے نہ حاصل ہونے کا

حُصُوْلِهَا لَهٗ بِنَفْسِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھید یہ تھا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَّهٗ لَوِ اسْتُشْهِدَ فِي الْحَرْبِ لَاَدّٰى ذٰلِكَ

جنگ میں شہید ہوتے تو شوکت اسلام کی ٹوٹ جاتی

اِلٰى كَسْرِ شَوْكَةِ الْاِسْلَامِ وَاخْتِلَالِ

ف۱ اور دین میں عوام کے نزدیک خلل پڑ جاتا

الدِّيْنِ فِيْ نَظَرِ الْعَوَامِّ وَلَوِ اسْتُشْهِدَ

اور اگر ناگہاں ف۲ چپکے سے شہید

غِيْلَةً وَّسِرًّا كَمَا وَقَعَ لِبَعْضِ خُلَفَائِهٖ

ہو جاتے جیسے حضرت کے بعض خلیفہ شہید ہوئے ف۳

دنیا ۲ ف۱ ایک کمال یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیٹھ کے پیچھے ایسا دیکھتے تھے جیسا سامنے اور اندھیری رات میں جیسا دن کو اور بے تکلف گیارہ ستارے ثریا کے گن دیتے تھے اور جس گلی سے آپ نکلتے تھے وہ کوچہ معطر ہو جاتا تھا اور قصہ شق القمر اور سیر معراج کا مشہور ہے

ف۲ یعنے عوام کے ایمان میں اس خیال سے خلل آجاتا کہ اگر سچے نبی ہوتے تو کافروں کے ہاتھ سے کیوں مارے جاتے

لَمْ يَشْتَهِرْ اَمْرُ شَهَادَتِهٖ بَلْ وَلَا تَمَّتِ
تو آپ کی شہادت مشہور نہ ہوتی بلکہ پوری

الشَّهَادَةُ لِاَنَّ تَمَامَ الشَّهَادَةِ اَنْ يُّقْتَلَ
شہادت ہی نہ ہوتی اس واسطے کہ پوری شہادت

الرَّجُلُ فِي الْغُرْبَةِ وَالْكُرْبَةِ وَاَنْ يُّعْقَرَ
اس کا نام ہے کہ آدمی مارا جاوے مسافری اور مشقت میں

جَوَادُهٗ وَيُلْقٰى جُثَّتُهٗ مَطْرُوحَةً وَّيُقْتَلَ
اور اسکے گھوڑے کی کوچیں کاٹی جاویں اور اس کی لاش میدان میں

حَوْلَهٗ جَمْعٌ كَثِيْرٌ مِّنْ اَعِزَّةِ اَصْحَابِهٖ
پڑی رہے اور اس کے گرداگرد بہت لوگ باعزت یاروں اور

وَاَقَارِبِهٖ وَاَنْ يُّنْهَبَ مَالُهٗ وَاَنْ تُؤْسَرَ
اور قریبوں سے مارے جاویں اور مال اس کا لوٹا جاوے

نِسَاؤُهٗ وَاَيْتَامُهٗ كُلُّ ذٰلِكَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ
اور اس کی بیبیاں اور یتیم لڑکے قید میں گرفتار ہوں اور یہ سب

فَاقْتَضَتْ حِكْمَتُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يَّجُوْ

مصیبتیں صرف اللہ کے واسطے ہوں ف۱ سو حکمتِ الٰہی اور اسکی

هٰذَا الْكَمَالُ الْعَظِيْمُ بِسَائِرِ كَمَالَاتِهٖ

کارسازی نے چاہا کہ مل جاوے یہ بڑا کمال حضرت کے کمال میں بعد

ف۱ تا کمال شہادت کا ان آئینوں سوں نما میں مشاہدہ ہو ۱۲ تحریر

بَعْدَ وَفَاتِهٖ وَانْقِضَاءِ اَيَّامِ خِلَافَتِهِ الَّتِيْ

آپ کی وفات کے اور بعد گذرنے ایام خلافت کے کہ

تُنَافِي الْمَغْلُوْبِيَّةَ وَالْمَظْلُوْمِيَّةَ بِرِجَالٍ

دبنا اور مظلومی اس کی مناسب نہیں، بواسطہ بعض مردوں

مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ بَلْ بِاَقْرَبِ اَقَارِبِهٖ وَاَعَزِّ

اہل بیت کے بلکہ بواسطہ اس شخص کے جو بہت ہی قریب

اَوْلَادِهٖ وَمَنْ يَّكُوْنُ فِيْ حُكْمِ اَبْنَائِهٖ

ہو حضرت کے اقربا میں اور نہایت ہی عزیز ہو آپکی اولاد میں اور جو کہ

حَتّٰى يَلْحَقَ حَالُهُمْ بِحَالِهٖ وَيَتَدَرَّجَ

بمنزلہ آپکے دو بیٹوں کے ہوں تاکہ ملجاوے ان کا حال حضرت کے حال میں اور

كَمَالُهُمْ فِيْ كَمَالِهٖ فَتَوَجَّهَتْ عِنَايَةُ

داخل ہو ان کا کمال حضرت کے کمال میں سو متوجہ ہوئی عنایت

اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ انْقِضَاءِ اَيَّامِ الْخِلَافَةِ اِلٰى

الٰہی بعد گذرنے دنوں خلافت کے اس کمال کے ملانے

هٰذَا الرِّوْلحَاقِ فَاسْتَنَابَتِ الْحَسَنَيْنِ عَلَيْهِمَا

پر تو نائب بنایا حسنین علیہما السلام

اَلسَّلَامُ مَنَابَ جَدِّهِمَا عَلَيْهِ اَفْضَلُ

کو نانا کے مقام پر ان پر برتر

الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ وَجَعَلَتْهُمَا مِرْاٰتَيْنِ

درود اور رحمت اور دونوں کو دو آئینہ بنا کے پرتو

لِمُرَاٰحَظَتِهٖ وَخَدَّيْنِ لِجَمَالِهٖ وَلَمَّا كَانَتِ

کمال محمدی کے اور دو رخسار ٹھہرائے جمال مصطفوی کے

الشَّهَادَةُ عَلٰى قِسْمَيْنِ شَهَادَةَ سِرٍّ وَّشَهَادَةَ

چونکہ شہادت دو قسم پر تھی ایک تو شہادت پوشیدہ اور دوسری

عَلَانِیَۃٍ قُسِمَتْ عَلَیْھِمَا وَاخْتُصَّ السِّبْطُ

شہادت ظاہر اَ ف۱ تو دونوں پر بٹ گئی تو مخصوص ہوئے بڑے

اَلْاَکْبَرُ بِالْقِسْمِ الْاَوَّلِ وَلَمَّا کَانَ

صاحبزادے ف۲ پہلی قسم کے واسطے اور چونکہ وہ امر مخفی تھا تو

اَمْرُھَا مَسْتُوْرًا لَمْ یَظْھَرْ لَھَا ذِکْرٌ

جبرائیل علیہ السلام نے کبھی اس کو کبھی مذکور نہ کیا۔ اور جب

فِی الْوَحْیِ وَاُبْھِمَ اَمْرُھَا عِنْدَ الْوُقُوْعِ

شہادت واقع ہوئی تو بھی شبہ ہی رہا

اَیْضًا حَتّٰی وَقَعَتْ عَلٰی یَدَیْ زَوْجَتِہٖ

یہاں تک یہ حرکت واقع ہوئی حرم خاص

وَالزَّوْجَۃُ مِنْ عَلَائِقِ الْمَحَبَّۃِ دُوْنَ

سے حالانکہ بی بی علاقوں محبت سے ہے نہ کہ عداوت

الْعَدَاوَۃِ وَکُلُّ ذٰلِکَ لِاَنَّہٗ مَبْنِیٌّ عَلٰی

سے اور یہ سب اس واسطے ہوا کہ اس شہادت کے بنا پوشیدگی

ف۱ دونوں کا یک جا جمع ہونا محال ہے ۱۲ تحریر

ف۲ یعنی جناب امام حسن علیہ السلام ۱۲ مترجم

السِّرِّ وَالْإِخْفَاءِ وَلِذٰلِكَ لَمْ يُخْبِرْ بِهِ

پرتھی اور اسی واسطے جناب رسالت پناہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمِيْرُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی خبر نہ دی اور نہ

الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَا غَيْرُ

امیرالمومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ف۱ اور نہ کسی اور نے اور مخصوص

هُمَا وَاخْتَصَّ السِّبْطُ الْأَصْغَرُ بِالْقِسْمِ

ہوئے چھوٹے صاحبزادے ف۲ دوسری قسم کی شہادت

الثَّانِيْ وَلَمَّا كَانَ مَبْنٰى أَمْرِهٖ عَلَى

سے ف۳ اور چونکہ بنا اس کی شہرت اور اعلان پر تھی

الشُّهْرَةِ وَالْإِعْلَانِ أُنْزِلَ أَوَّلًا فِي الْوَحْيِ

تو اول وحی میں زبان

عَلٰى لِسَانِ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَغَيْرِهٖ

جبرائیل علیہ السلام وغیرہ

ف۱ تو یہ راز ابتداء سے انتہا تک پوشیدہ ہی رہے ف۲ یعنی حضرت امام حسین ؑ ف۳ یعنی شہادت ظاہری ۱۲

لہ اے نبی ؐ و علی ؑ دونوں نے اپنی اولاد کے قتل کئے جانے کی خبر دیدی تھی۔ حضرت رسالت مآب ؐ کا ارشاد ہے۔ میرے بعد میری اولاد میری امت کے ہاتھوں قتل و غارت میں مبتلا ہوگی (مستدرک امام حاکم) حضرت علی نے فرمایا تھا:۔ قریش نے اپنے بہت کچھ کینے مجھ سے نکال لئے باقی ماندہ میری اولاد سے نکال لیں گے (دیکھو شرح ابن ابی الحدید خاتمہ) اس کے علاوہ روایات اہلبیت میں ہے کہ رسالت مآب ؐ نے جس طرح امام حسین کی شہادت کی خبر دی تھی امام حسن ؑ کے مسموم ہونے کی بھی خبر دیدی تھی ملاحظہ ہو بحار و ناسخ وغیرہ ۱۲

مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ ثُمَّ بِتَعْیِیْنِ الْمَکَانِ

فرشتوں پر اس کا مذکور ہوا پھر پتہ شہادت کے

وَتَسْمِیَتِہٖ وَتَعْیِیْنِ الزَّمَانِ وَھُوَ رَاْسُ

مکان کا ف۱ اور اس کا نام ف۲ اور پتا شہادت کے

السِّتِّیْنَ ثُمَّ اشْتَھَرَ اَمْرُہٗ وَ اُعْلِنَ ذِکْرُہٗ

وقت کا یعنی انتہائے ۶۰ھ ہجری معلوم ہوا پھر اس کا شہرہ بہت

عَلٰی لِسَانِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ کَرَّمَ

ہوا اور برملا ذکر کیا۔ امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے

اللّٰہُ وَجْھَہٗ فِیْ سَفَرِہٖ اِلٰی صِفِّیْنَ ثُمَّ

صفین کے سفر میں ف۳ پھر

لَمَّا وَقَعَتْ وَاقِعَۃُ الشَّھَادَۃِ اشْتَھَرَ

جب واقعہ شہادت کا واقع ہوا تو اس کا شہرہ

اَمْرُھَا بِانْقِلَابِ التُّرْبَۃِ دَمًا وَّ اَمْطَارِ

اس طرح پر ہوا کہ مٹی خون ہو گئی ف۴ اور آسمان سے خون

ف۱ کہ فرات کے کنارے ہے ف۲ یعنی کربلا ۱۲ ف۳ صفین سجین کے وزن پر نام ہے ایک موضع کا عراق میں فرات کے کنارے پر وہاں حضرت علی اور معاویہ میں جنگ عظیم غرہ صفر ۳۷ھ سینتیس ہجری میں واقع ہوئی تھی اور اسی سبب سے لوگوں نے سفر کو صفر کے مہینے میں موقوف کیا تھا ۱۲ ق ف۴ وہ مٹی کہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس حضرت جبرائیلؑ یا میکائیلؑ کی دی ہوئی رکھی تھی بلکہ بیہقی نے زہری سے روایت کی کہ دن شہادت امام حسین علیہ السلام کے بیت المقدس میں جو پتھر اٹھا گیا اس کے نیچے تازہ خون تھا ۱۲

الدَّمِ مِنَ السَّمَآءِ وَهَتْفِ الْهَوَاتِفِ

برسا اور آواز غیبی سے مرثیئے سنے گئے ف۱ اور نوحہ

بِالْمَرَاثِیْ وَنَوْحِ الْجِنِّ وَبُکَآئِهِمْ

اور رونا جنوں کا ف۲ اور

وَطَوَافِ السِّبَاعِ حَافِظَاتٍ لِجُثَّتِهٖ وَ

اور گھومنا درندوں کا گرد آپ کی لاش کے نگہبانی

دُخُوْلِ الْحَیَّاتِ فِیْ مَنَاخِرِ قَاتِلِیْهِ اِلٰی

کے واسطے اور سانپوں کا گھسنا قاتلوں کے نتھنوں میں

غَیْرِ ذٰلِكَ مِنْ اَسْبَابِ الشُّهْرَةِ لِیَطَّلِعَ

علیٰ ہذا القیاس اور بھی شہرت کے اسباب تھے

الْحَاضِرُوْنَ وَالْغَائِبُوْنَ عَلٰی وُقُوْعِهَا

ف۳ تا سب حاضر اور غائب اس واقعہ جانگداز سے آگاہ

بَلْ بِابْقَاءِ الْبُکَآءِ وَالْحُزْنِ الْمُسْتَمِرِّ

ہو جاویں بلکہ بقائے دائمی ہو اس رنج و الم کا اور مذکور ہونا

ف۱ مرثیہ کے معنی ذکر مردوں کا بطریق تاسف و افسوس کے ۱۲ ف۲ نوحہ کے معنے آواز بلند سے رونا ۱۲ تحریر ف۳ زہری سے روایت ہے کہ جو شخص قتل امام حسینؑ میں شریک اور اس امر سے راضی تھے قطع نظر عذاب اخروی طرح طرح کی بلاؤں میں مبتلا ہو کر اپنی سزائے اعمال کو دنیا ہی میں پہنچے اور عبرت روزگار ہوئے بعضے قتل ہوئے بعضے اندھے ہوئے بعضوں کا منہ کالا ہو گیا بعضے پیاس پیاس کرتے مر گئے ترمذی سے روایت ہے کہ ایک جگہ ضیافت تھی وہاں لوگوں میں مذکور ہوا کہ جو کوئی قتل امام حسینؑ میں شریک تھا البتہ کسی بلا میں دنیا ہی میں گرفتار ہوا امیر مجلس کے منہ سے بے محابا نکلا کہ وہ شخص حاضر معرکہ کربلا میں تھا ص

اصحاب تک سب آفتوں سے محفوظ ہے یہ بات اسکے منہ سے پوری نہ نکلی تھی کہ ایکبار شعلہ چراغ سے نکلا اور بات کہنے والے کو جلا کر کوئلہ کر دیا اور جس شقی کا تیر علی اصغر کی گردن پر لگا تھا اس

عذاب میں گرفتار ہوا کہ اسکے آگے کے دھڑ میں جلن تھی حد سے زیادہ اور پیچھے کے دھڑ میں سردی تھی بیحد یہانتک کہ آگے اسکے برف رکھتے تھے اور پیچھے جھلتے تھے اور پیٹھ کے پیچھے تنور جلاتے تھے وہ ویسا ہی واویلا کرتا رہتا تھا اور مشکوں پانی پیتا تھا اور پیاس نہ بجھتی تھی ۱۲ صواعق محرقہ و تحریر

وَتَذَكُّرِتِلْكَ الْوَقَائِعِ الْهَائِلَةِ فِي اُمَّتِهٖ

ان مصائب دردناک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَقَدْ بَلَغَتْ نِهَایَۃَ

کی امت میں ثمرہ اسی شہادت کا ہے سو تحقیق پرلے

الشُّهْرَۃِ فِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَالْاَسْفَلِ

سرے کا شہرہ ہوگیا اس شہادت کا عالم بالا اور عالم خاک میں اور عالم

وَالْغَیْبِ وَالشَّهَادَۃِ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ

غیب اور عالم شہادت میں ؎ اور جن اور آدمیوں میں اور گویا

وَالنَّاطِقِ وَالصَّامِتِ اِذَا تَمَهَّدَتْ

اور خاموش میں جب تمہید اس مقدمہ کی ہو چکی تو ہم کو

هٰذِهِ الْمُقَدَّمَۃُ فَلْنَذْکُرْ مَا یَتَعَلَّقُ

لازم ہوا ذکر کرنا اس کا جو علاقہ رکھتا

بِهٰذَا الْبَابِ مَعَ الْاِشَارَۃِ اِلٰی مَا مَهَّدْنَا

ہے اس باب سے مع اشارہ ان مضامین کے جن کا تمہید میں مذکور ہو چکا

؎ خاموش سے جانور اور درخت اور پتھر مراد ہیں شعر
جن و انس ارض و سما ہوگئے نالے تا بہ فلک
کون وہ دل ہے کہ اس درد سے آگاہ نہیں

مِنَ الْمُقَدَّمَةِ فَنَقُوْلُ اَمَّا كَوْنُ السِّبْطَيْنِ

سو ہم کہتے ہیں کہ ہونا دونوں صاحبزادوں کا بیٹے جناب

اِبْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهٗ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دعوے

وَجْهَانِ الْاَوَّلُ اَنَّ ابْنَ الْبِنْتِ لَهٗ حُكْمُ

کی دو دلیلیں ہیں اول یہ کہ نواسہ بجائے بیٹے کے ہوتا ہے

الْاِبْنِ وَلِهٰذَا يُعَدُّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور اسی جہت سے ف۱ عیسی علیہ السلام بنی اسرائیل

فِيْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَالثَّانِيْ التَّبَنِّيْ فَقَدْ ثَبَتَ

کہلائے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت نے

بِطُرُقٍ مُّتَعَدِّدَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

دونوں کو متبنی کیا تھا ف۲ چنانچہ بہت روایتوں سے ثابت ہوا ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمَا ابْنَايَ وَرُوِيَ

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں ف۳ میرے

ف۱ یعنے یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں میں گنے گئے حالانکہ بے باپ تھے فقط ماں کی طرف سے بنی اسرائیل کہلائے ۱۲ منہ ر۲ تو اسی طرح جناب حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بواسطہ ماں کے ابن رسول اللہ ٹھہرے ۱۲ منہ

ف۲ متبنی کے معنے ہیں لے پالک ۱۲ تحریر

ف۳ یعنی حسنین علیہما السلام ۱۲

ف۴ سبیع بن سبیع امیر کے وزن پر نام ہے باپ ایک قبیلے کا ہمدان سے کہ نہیں میں سے تھے امام ابو اسحاق عمرو بن عبد اللہ ۱۲ قاموس

أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهٖ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ

بیٹے ہیں اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مسند میں ابواسحاق

السَّبِيعِيّ هَانِئ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

سبیعی سے ف۲ اس نے ہانی سے بن ہانی سے اس نے امیرالمومنین

عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ لَمَّا وُلِدَ

علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے کہ جب پیدا ہوئے

الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَاءَ رَسُولُ

امام حسنؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جناب

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرُونِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ

ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ سَمَّيْتُهٗ حَرْبًا

میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تم نے میں نے عرض کیا

قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ

نام رکھا ہے اس کا میں نے حرب ف۲ حضرت نے فرمایا بلکہ نام اس کا

ف۱ یعنے حضرت امیر نے پہلے صاحب زادوں کا نام حرب کے نام پر کہ وہ رئیس عرب ایام جاہلیت میں مختار کھا تھا۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تینوں بار بدل دیا اور فرمایا حضرت ہارون کے تینوں بیٹوں کے نام پر ہم نے ان کے نام رکھے ہیں۔ اس سے مستفاد ہوا کہ لڑکوں کے نام اکابر دین کے نام پر رکھنے چاہئیں نہ روسائے جاہلیت پر اس واسطے جناب ولایتمآب نے بھی پھر اپنے بیٹوں کے نام صحابہ کبار اور خلفائے نامدار کے ناموں پر ابوبکر عمر عثمان عباس وغیرہ

بقیہ حاشیہ صـ۱۷ـ پر

قَالَ اَرُوْنِی اِبْنِیْ مَا سَمَّیْتُمُوْہُ قُلْتُ حَرْبًا

حسن ہے پھر جب پیدا ہوئے امام حسین حضرت نے فرمایا دکھاؤ مجھکو میرا بیٹا

قَالَ بَلْ ھُوَ حُسَیْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ قَالَ

کیا نام رکھا ہے تم نے میں نے عرض کیا کہ حرب ف۱ فرمایا حضرت نے

اَرُوْنِی اِبْنِیْ مَا سَمَّیْتُمُوْہُ قُلْتُ حَرْبًا

بلکہ اسکا نام حسین ہے پھر جب پیدا ہوئے صاحبزادے تیسرے حضرت نے

قَالَ بَلْ ھُوَ مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ سَمَّیْتُھُمْ

فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا کہ حرب فرمایا حضرت

بِاَسْمَاءِ وُلْدِ ھَارُوْنَ شَبَّرَ وَشَبِّیْرٍ وَمُشَبِّرٍ

نے بلکہ اس کا نام محسن ہے پھر حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں نے انکے نام رکھے

وَاَخْرَجَہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَالدَّارَ

ہیں اولاد ہارون کے ناموں پر یعنی شبر اور شبیر اور مشبر ف۲ اور اسی کو روایت

قُطْنِیُّ فِی الْاَفْرَادِ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ [۱]

کیا طبرانی نے ف۳ اپنی معجم کبیر میں اور دار قطنی نے کتاب الافراد میں اور حاکم بیہقی

بقیہ حاشیہ صلا سے آگے لکھے۔ فائدہ ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ حضرت محسن جناب رسالت مآب کی حضور میں صحیح وسالم پیدا ہوئے اور اپنی اپنی زبان وحی ترجمان سے ان کا نام رکھا ۱۲ تحریر

ف۲ شبر بالفتح و تشدید ہائے مفتوحہ وشبیر بالفتح وکسرہ ہائے موحدہ ومشبر بروزن محدث ہر سہ نام فرزندان ہارون علیہ السلام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بداں نامہا حسن وحسین ومحسن را بخواند منتخب

ف۳ طبرانی ساتھ فتحہ کے نسبت ہے طرف طبریہ کے اور وہ بیچ ہیں حافظ ابوالقاسم بن احمد ۱۲ قاموس

[۱] حضرت علی نے اپنے فرزندوں کے نام عمر ابوبکر وغیرہ ۱۵ اسلئے رکھے کہ شیعان علی کو زمانہ تقیہ میں یہ نام رکھنے میں تامل نہ ہو نہ اس وجہ سے کہ جس کا ذکر مولف نے کیا ہے باقی حاشیہ بر صفحہ مابعد

وَابْنُ عَسَاكِرَ كُلُّهُمْ عَنْ

اور ابن عساکر نے سب نے

عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَاَخْرَجَ الْبَغَوِيُّ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کیا ہے محی السنۃ

وَالطَّبَرَانِيُّ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

بغوی اور طبرانی نے ایسے ہی مطلب کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

عَنْهُ مِثْلَهٗ وَفِي الْقَامُوْسِ شَبَّرٌ كَبَقَّمٍ

سے اور قاموس میں شبّر بقّم کے وزن پر

وَشَبِيْرٌ كَقُمَيْرٍ وَمُشَبِّرٌ كَمُحَدِّثٍ

اور شبیر قمیر کے وزن پر اور مشبّر محدث کے وزن پر

اَبْنَاءُ هَارُوْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا كَوْنُهُمَا

بیٹے ہیں ہارون علیہ السلام کے پھر ہونا حسنین کا

مِرْاٰتَيْنِ لِمَلَاحَظَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

آئینہ واسطے پر تو جمال محمدی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

بغوی با تحریک نسبت ہے طرف بغشور کے خلاف قیاس اور بغشور معرب ہے گوشور کا یعنی گڑھا نگین کہ وہ ایک شہر ہے ہرات اور سرخس کے بیچ میں ۱۲ ق

بقیہ حاشیہ

و نیز مؤلف بزرگوار نے تسامح سے کام لیا ہے کیونکہ حضرت فاطمہ زہرا کے بطن مبارک سے سوائے حسنین کے اور کوئی فرزند متولد نہیں ہوا البتہ ایک بچہ سقط ہوا ہے جسکا نام آنحضرت نے قبل ولادت محسن رکھا تھا ورنہ اگر حضرت علی کے دو کے بجائے تین فرزند فاطمہ زہرا کے بطن مبارک سے ہوتے تو تیسرے کے فضائل بھی کتابوں میں پائے جاتے صحیح بخاری میں بھی صرف دو بچوں کا ذکر ہے (دیکھو بخاری باب مناقب الحسن والحسین جلد ۵ صہ ۲۶) نیز حضرت علی کا تسمیہ پر سبقت کرنا بھی روایت و درایت کے خلاف ہے بزرگ خاندان کے ہوتے ہوئے چھوٹے نام نہیں رکھتے صحیح روایت یہ ہے کہ جب آنحضرت نے پوچھا تو حضرت علی نے عرض کی میں آپ پر نام رکھنے میں سبقت نہیں کر سکتا آنحضرت نے فرمایا میں بھی اپنے رب پر سبقت نہیں کروں گا اسوقت جبرائیل امین نازل ہوئے اور بچہ کا نام حسن تجویز کیا (بحار ۱۲ جز ارکی)

وَسَلَّمَ فَمِنْ وَجْهَيْنِ الْاَوَّلُ مِنْ جِهَةِ

کے دو دلیل سے ثابت ہے اول بجہت سیادت

السِّيَادَةِ الْمُطْلَقَةِ فَقَدْ اَخْرَجَ النَّسَائِیُّ

مطلقہ ف۱ چنانچہ روایت کی نسائی

وَالرُّوْيَانِیُّ وَالضِّيَاءُ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبُوْ

اور رویانی اور ضیا مقدسی نے حذیفہ سے اور ابو

يَعْلٰی عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ

یعلی نے ابن ابی سعید سے اور ابن ماجہ نے

ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

عبد اللہ بن عمر سے اور ابن عدی نے عبد اللہ بن مسعودؓ

وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَلِیٍّ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْرِ

سے اور روایت کی ابو نعیم نے علی مرتضی سے اور طبرانی نے معجم

عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَّالْبَرَاءِ وَاُسَامَةَ

کبیر میں عمرؓ فاروق اور جابر اور براء اور اسامہ

ف۱ یعنی ہر طرح کی سرداری ۱۲

بْنِ زَیْدٍ وَّمَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ رضؓ وَالدَّیْلَمِیُّ

بن زید اور مالک بن حویرث سے اور دیلمی

عَنْ اَنَسٍ وَّابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عَائِشَۃَ رضؓ

نے انس سے اور روایت کی ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ

وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَبِیْ رِمْثَۃَ رضؓ

اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس اور ابی رمثہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ

حسن اور حسین سردار ہیں بہشتی جوانوں

اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَزَادَ ابْنُ مَاجَۃَ وَغَیْرُہٗ

کے ف ۱ اور ابن ماجہ وغیرہ نے اتنی روایت

وَاَبُوْھُمَا خَیْرٌ مِّنْھُمَا وَعِنْدَ الطَّبْرَانِیِّ

زیادہ کی ہے کہ ماں باپ ان دونوں کا بہتر ہے ان دونوں سے

ف ۱ یہ حدیث سیادت مطلقہ کی اتنے طریقوں سے مروی صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ سے ہے کہ تواتر کی حد کو پہنچی ہے ۱۲ تحریر الشہادتین

وَاَبُوْهُمَا اَفْضَلُ مِنْهُمَا وَزَادَ الْحَاكِمُ

اور طبرانی نے یہ بڑھایا ہے کہ باپ ان دونوں کا بہتر ہے

وَابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُمَا اِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ

ان دونوں سے اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے اتنی روایت اور

عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا

بھی زیادہ کی ہے سوائے دو خالاتی بھائیوں کے یعنی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن

وَمِنْ مُّتَفَرِّعَاتِ هٰذِهِ الْمِرْاٰتِيَّةِ

زکریا اور اس آئینہ محمدی ہونے کا یہ اثر ہے کہ محبت حسنین کی بعینہٖ محبت

كَوْنُ مَحَبَّتِهِمَا مَحَبَّتَهٗ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَهٗ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور عداوت ان کی گویا حضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَعَ فِيْ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت ہے ف۱ چنانچہ روایت

رِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرَ وَغَيْرِهٖ عَنِ ابْنِ

کی ابن عساکر وغیرہ نے عبداللہ بن

ف۱ اللہ چونکہ دوستی رسول کی بعینہٖ دوستی خدا کی ہے اور دشمنی رسول کی دشمنی خدا کی ہے پس حسنینؓ کی محبت محبت خدا ہے اور بغض حسنینؓ بغض خدا ہے ۱۲ تحریر

عَبَّاسٍؓ مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ

عباس سے کہ حضرت نے فرمایا جس نے حسنینؑ سے محبت

وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَالثَّانِیْ

رکھی اس نے مجھ سے رکھی اور جس نے ان سے عداوت رکھی اس نے

مِنْ جِهَةِ مُشَابَهَةِ الصُّوْرَةِ فَاِنَّهُمَا

مجھ سے عداوت رکھی اور دوسری وجہ مشابہت ظاہری ہے

كَاَنَّا كَالتَّصْوِیْرَیْنِ لَهٗ فِی الظَّاهِرِ

گویا حسنینؑ حضرت کے تصویریں ہیں ظاہر میں ف چنانچہ

اَیْضًا فَقَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ

روایت کی بخاری نے انسؓ سے کہ نہ تھا

قَالَ لَمْ یَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِیِّ صَلَّى اللهُ

کوئی مشابہ تر ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِمَا

وسلم کے حسن بن علی علیہما السلام سے

السَّلَامُ وَقَالَ فِي الحُسَيْنِ اَيْضًا

اور حسینؓ بن علی ہیں بھی کہا کہ سب سے زیادہ مشابہ تھے

كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ وَرَوٰى هٰذَا الحَدِيْثَ مُفَصَّلًا

ف اور اس حدیث کو ترمذی نے مفصلا

التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ

جناب امیر المؤمنین علی کرّم اللہ وجہہ

وَصَحَّحَهٗ قَالَ الحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

سے بہت صحیح نقل کیا ہے کہ حضرت امیر نے فرمایا کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ

حسن بہت مشابہ ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

وَالرَّاْسِ وَالحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

چھاتی سے سر تک اور حسینؓ بہت مشابہ ہیں حضرت نبی صلے اللہ

ف یعنے جیسا اخلاق میں حسنین مشابہ حضرت صلی اللہ علیہ السلام کے تھے ویسا ہی ظاہر صورت میں مشابہت رکھتے تھے ۱۲ تحریر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ

علیہ وسلم کے سینے سے قدم تک ف۱ اور

ذٰلِكَ وَاَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ اَخَذَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ

علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ کو اٹھالیا اور حسین کو فرمایا کہ جو

مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا

مجھ کو دوست رکھے گا اور ان دونوں کو دوست رکھے

وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

گا اور ان کے ماں باپ کو دوست رکھے گا تو وہ شخص میرے

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ وَّقَالَ

ساتھ ہوگا روز قیامت میں اور کہا یہ حدیث منکر ہے ف۲ اور

جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَجَّ

روایت کی امام جعفر صادقؓ نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ امام حسنؓ

ف۱ یعنی شکل اور صورت میں ۱۲ تحریر گویا کہ ایک جان دو قالب تھے ۱۲ منہ رح پس دونوں مل کے گویا کہ آپ کی ایک تصویر تھی ۱۲ فائدہ اس تفصیل کی حدیث سے ظاہری تعارض دونوں روایتوں بخاری کا جاتا رہا ۱۲ تحریر الشہادتین

ف۲ پوشیدہ نہ رہے کہ معنے حدیث منکر کے اصطلاح محدثین میں یہ ہیں کہ راوی غیر ثقہ ہو بر خلاف

بقیہ حاشیہ صـ۲۵ پر

الْحَسَنُ عَشَرَ حِجَجٍ مَّاشِيًا وَّنَجَائِبُهُ تُقَادُ

نے پندرہ ۱۵ حج پیادہ کئے اور اپنے کوتل گھوڑے آگے آگے

بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخْرَجَ مِنْ مَّالِهٖ لِلّٰهِ مَرَّتَيْنِ

چلے جاتے تھے ف۱ اور دو بار تمام اسباب خدا کی راہ میں دے

وَقَاسَمَ لِلّٰهِ مَالَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى اَنَّهٗ

ڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال راہِ خدا میں تقسیم کیا یہاں تک کہ ایک

كَانَ يُعْطِىْ نَعْلًا وَّيُمْسِكُ نَعْلًا وَّيُعْطِىْ

دے ڈالا جوتا اور ایک رکھا اور ایک

خُفًّا وَّيُمْسِكُ خُفًّا وَّكَانَ وَفَاتُهٗ

موزہ دیا اور ایک رکھا ف۲ اور وفات ہوئی امام حسنؓ

رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَنَةَ تِسْعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنہ ۴۹ھ انچاس ہجری

عَلٰى اَرْجَحِ الْاَقْوَالِ فِىْ اَوَّلِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ

میں بروایت قوی اوّل ربیع الاول کو ف۳

بقیہ حاشیہ ص ۲۴

ثقات کے روایت کرنے کے اور یہ قسم ضعیف حدیثوں کا ہے لیکن جب اس حدیث نے ساتھ روایت ابن حبان اور امام احمد بن حنبل وغیرہ کے تقویت ثبوت میں پائی تو حدیث حسن ہوئی قابل سند پکڑنے کے ۱۲ تحریر

ف۱ یعنی باوجود ہونے سواریوں متعدد کے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک پیادہ پا منزلیں طے کرتے تھے ۱۲ تحریر

ف۲ اس طرح کا آدھوں آدھ دینا نفس پر سب دے ڈالنے سے زیادہ شاق ہے تحریر۔

ف۳ یعنے امام حسن کی وفات کا دن بتحقیق سنہ ۴۹ھ انچاس غرہ ربیع الاول ہے اور اور مشہور اٹھائیسویں

أَوْ فِيْ آخِرِ صَفَرٍ وَهُوَ الْمَشْهُوْرُ وَسَبَبُ

یا آخر صفر میں اور یہی مشہور ہے اور سبب

مَوْتِهٖ اَنَّ زَوْجَتَهٗ جَعْدَةَ ابْنَتَ

وفات جناب امام حسنؑ کا یہ ہوا کہ آپ کی حرم جعدہ بنت

الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ سَمَّتْهُ بِاِغْوَآءِ

اشعث بن قیس نے زہر دیا آپ کو باغوائے

يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ يَزِيْدُ

یزید شقی ابن معاویہ کے اور یزید نے اس بات

ضَمِنَ لَهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا فَفَعَلَتْ

پر اس کے ساتھ نکاح کا وعدہ کیا تھا پھر اس نے ویسا ہی کیا

فَمَرِضَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ف تو بیمار رہے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ مَاتَ فَبَعَثَتْ جَعْدَةُ

چالیس روز پھر انتقال فرمایا بعد اس کے جعدہ

صفر کی اور بعضوں نے کہا ہے ۵۰ھ پچاس ہجری میں پانچویں ربیع الاول کی ۱۲ ف یعنی حضرت امام حسن علیہ السلام کو اس لالچ سے زہر دیا ۱۲ تحریر

شعر

دنیا کے لیے نہ دین کو کھو دے

ہوں دونوں جہاں کو دو دکھ دے

اِلیٰ یَزِیۡدَ تَسۡئَلُہٗ الۡوَفَاۤءَ بِمَاوَعَدَھَا

نے یزید پلید کو پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ پورا کرے۔

فَقَالَ اِنَّا لَمۡ نَکُنۡ نَرۡضَاكِ لِلۡحَسَنِ

تو یزید نے جواب دیا کہ نہ تھے راضی کہ تو حسن کے پاس رہے بھلا

اَفَنَرۡضَاكِ لِاَنۡفُسِنَا فَصَارَتۡ مِمَّنۡ

اپنی جان کے واسطے ہم کب راضی ہوں گے سو ہو گئی وہ کم بخت ان

خَسِرَ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃَ ذٰلِكَ هُوَ

ان لوگوں سے جنہوں نے دین اور دنیا دونوں برباد کیے اور

الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِیۡنُ وَکَانَ مَرَضُہٗ

زیان ہے صریح اور آپ کی بیماری یہ تھی جگر اور انتڑیاں

الۡاِسۡهَالَ الۡکَبِدِیَّ وَتَقَطَّعَ الۡاَمۡعَآءِ

ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دستوں میں نکلتی تھیں اور جب آپ کی

وَلَمَّا حَضَرَتۡہُ الۡوَفَاۃُ جَآءَ الۡحُسَیۡنُ

وفات ہونے لگی تو جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ اَیْ اَخِیْ مَنْ

آکے پوچھا کہ اے بھائی میرے

صَاحِبُكَ قَالَ تُرِیْدُ قَتْلَہٗ قَالَ نَعَمْ

تیرے پاس کون تھا جس نے یہ حرکت کی ف۱ امام حسن نے فرمایا

قَالَ لَئِنْ کَانَ صَاحِبِیَ الَّذِیْ اَظُنُّ

کہ تم اسے مارا چاہتے ہو حسینؑ نے کہا کہ ہاں ف۲ امام حسن نے فرمایا کہ اگر وہی قاتل میرا

فَاللّٰہُ اَشَدُّ نِقْمَۃٍ وَّاِنْ لَّمْ یَکُنْہُ مَا اُحِبُّ

جو میرے گمان میں ہے تو اللہ سخت بدلہ لینے والا ہے ف۳ اور اگر وہ قاتل

اَنْ تَقْتُلَ لِیْ بَرِیْئًا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ سُقِیْتُ

نہیں جس پر میرا گمان ہے، تو میں نہیں چاہتا کہ تم بیگناہ کو مارو میرے واسطے

اَلسَّمَّ مِرَارًا وَّمَا سُقِیْتُ مَرَّۃً اَشَدَّ

بعد اسکے امام حسنؑ نے فرمایا کہ مجھکو کتنی بار زہر پلایا ہے پر ایسا سخت کبھی نہیں

مِنْ ھٰذِہٖ وَکَانَ عُمْرُہُ الشَّرِیْفُ

پلایا ف۴ اور تھی عمر شریف آپ کی ساڑھے پینتالیس برس کچھ دن

ف۱ یعنے آپ کو کس نے زہر پلایا ۱۲ تحریر ف۲ یعنی میں ماروں گا ۱۲ منہ تحریر ف۳ یعنی خدا جو منتقم حقیقی ہے کفایت کرتا ہے تمہارے مارنے کی کچھ حاجت نہیں

شعر

[illegible]

[illegible]

ف۴ یہ اشارہ اس کا تھا کہ اب حیات سے یاس ہے فصل الخطاب میں نقل کیا ہے کہ امام حسن علیہ السلام کو چھ بار زہر دیا پانچ دفعہ اثر نہیں کیا چھٹی دفعہ کارگر ہوا ۱۲ تحریر

خَمْسَةً وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَّسِتَّةَ اَشْهُرٍ

کم اور آپ پیدا ہوئے

اِلَّا اَيَّامًا وَّقَدْ وُلِدَ لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

پندرھویں شعبان

سَنَةَ ثَلٰثٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ عَلَى الصَّحِيْحِ

سنہ ۳ تین ہجری میں بموجب روایت صحیح کے

وَقِيْلَ فِيْ رَمَضَانَ هٰذَا مَا يَتَعَلَّقُ بِا

اور بعضے روایت میں آیا ہے کہ رمضان میں پیدا ہوئے

لشَّهَادَةِ السِّرِّيَّةِ الَّتِي اخْتُصَّ بِهَا

ف یہ ماجرا شہادت مخفی کا تھا جو بڑے صاحبزادے

السِّبْطُ الْاَكْبَرُ وَاَمَّا الشَّهَادَةُ الْجَهْرِيَّةُ

کو مخصوص ہوئی بہ شہادت ظاہری

الَّتِي اخْتُصَّ بِهَا السِّبْطُ الْاَصْغَرُ فَهِيَ

جو مخصوص ہوئی چھوٹے صاحبزادے کو سو وہ

ف بموجب شمار ایام عمر شریف کے ترجیح روایت پندرھویں رمضان شریف کی ثابت ہوتی ہے ۱۲ تحریر۔

مِنْ اَكْبَرِ الْوَقَائِعِ الْمَشْهُوْرَةِ وَسَبَبُ

بڑا قصہ مشہور ہے اور شہرت

شُهْرَتِهَا كَوْنُهَا جَهْرِيَّةً وَّسَبَبُهَا

کا سبب یہ ہے کہ اس کا نام ہے شہادت ظاہری اور سبب

اَنَّهٗ لَمَّا تَمَلَّكَ يَزِيْدُ وَتَسَلَّطَ وَ

شہادت کا یہ ہوا کہ جب یزید پلید مالک اور بادشاہ بنا

ذٰلِكَ فِيْ رَجَبَ سَنَةَ سِتِّيْنَ بِدَمِشْقَ

ماہ رجب سنہ ۶۰ھ ساٹھ ہجری میں شہر دمشق

كَتَبَ اِلَى الْاَقَالِيْمِ لِاَخْذِ الْبَيْعَةِ لَهٗ

میں تو اس نے نامے لکھے سب ملکوں میں بیعت لینے کے

وَكَتَبَ اِلٰى عَامِلِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ الْوَلِيْدِ بْنِ

واسطے اور لکھا عامل کو جو مدینہ میں تھا یعنی ولید بن

بْنِ عُقْبَةَ اَنْ يَّاْخُذَ الْبَيْعَةَ مِنَ الْحُسَيْنِ

عقبہ کو کہ بیعت بیوے حسین

بیان شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

عَلَيۡهِ السَّلَامُ فَامۡتَنَعَ الۡحُسَيۡنُ عَلَيۡهِ

علیہ السلام سے سو انکار کیا حسین علیہ السلام

السَّلَامُ مِنۡ بَیۡعَتِهٖ لِاَنَّهٗ کَانَ فَاسِقًا

نے اس کی بیعت سے اس واسطے کہ تھا یزید مرد

مُدۡمِنًا لِّلۡخَمۡرِ ظَالِمًا وَخَرَجَ الۡحُسَيۡنُ

فاسق شرابی ظالم ف[1] لے اور کوچ کیا امام حسین علیہ السلام

اِلٰی مَکَّةَ لِاَرۡبَعٍ خَلَوۡنَ مِنۡ شَعۡبَانَ

نے مکہ کی طرف چوتھی تاریخ شعبان کی

فَدَخَلَ مَکَّةَ وَاَقَامَ بِهَا وَلَمَّا وَصَلَ

پھر مکہ میں پہنچے اور وہاں ٹھہرے اور جب یہ

الۡخَبَرُ اِلٰی اَهۡلِ کُوۡفَةَ اتَّفَقَ مِنۡهُمۡ

خبر کوفہ والوں کو پہنچی تو ایکا کیا اس میں سے

جَمۡعٌ کَثِيۡرٌ وَّکَتَبُوۡا اِلَی الۡحُسَيۡنِ

بہت گروہوں نے اور لکھا جناب امام حسین

ف[1] جس مسلمان کو رضا انبیائے مرسلین اور آئمہ طاہرین کی منظور ہو اسے لازم ہے امتثال امر الہٰی اور اجتناب منہیات اور بدعات کو شعار اپنا کرے اور انہیں کے طریقے پر چلے ورنہ انبیا اور ائمہ فاسقوں اور فاجروں سے ایسا ہی بیزار ہونگے جیسا یزید پلید سے ۱۲

لہ مفہوم عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر یزید فاسق فاجر نہ ہوتا اور حضرت سے بیعت طلب کرتا تو آپ قبول کر لیتے، حالانکہ یہ خلاف واقعہ ہے امام حسینؑ ہر طرح حقدار خلافت تھے چاہے شیعہ عقیدہ کی بنا پر اور چاہے سنی عقیدہ کی بنا پر کیونکہ صلح امام حسن کی شرط ہی یہ تھی کہ بعد امیر معاویہ امام حسین خلیفہ ہونگے اسلئے بعد وفات معاویہ امام حسین کے یزید کے ہاتھ پر بیعت کرنیکا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حضرت نے دربار ولید بن عقبہ میں فرمایا تھا نحن اهل بیت النبوة و معدن الرسالة و مختلف الملائکة بنا فتح الله و بنا ختم و یزید رجل فاسق شارب الخمر معلن بالفسق و مثلی لا یبایع مثله (مقتل ابو مخنف) یعنی ہم اہل بیت نبوت و معدن رسالت و ملائکہ کی آماجگاہ ہیں ہمارے واسطے سے دنیا کی آفرینش ہے اور ہم ہی پر اس کا خاتمہ ہے جبکہ یزید ایک مرد فاسق فاجر شرابی ہے لہٰذا مجھ جیسا اس جیسے کی بیعت کیسے کر سکتا ہے، شاہ صاحب نے روایت کے دوسرے ٹکڑے پر

بقیہ حاشیہ ص ۳۲

عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُوْنَهُ إِلَيْهِمْ وَيَبْذُلُوْنَ

علیہ السلام کو کہ آپ آکے ہمارے پاس ٹھہریں اور

لَهُ بِالْقِيَامِ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ بِأَنْفُسِهِمْ

ہم مدد کو جان اور مال سے حاضر

وَأَمْوَالِهِمْ وَبَالَغُوْا فِي ذٰلِكَ وَتَتَابَعَتْ

ہیں اور بہت مبالغہ اس میں کیا اور تار بندھا

إِلَيْهِ نَحْوُ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ كِتَابًا مِّنْ

خطوں کا آپ کی طرف قریب ڈیڑھ سو خط کے

كُلِّ طَائِفَةٍ وَّجَمَاعَةٍ فَسَيَّرَ إِلَيْهِمْ ابْنَ

ہر ایک فرقے اور گروہ کی طرف سے پھر روانہ کیا امام نے

عَمِّهِ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ وَّحَثَّهُمْ عَلٰى

ان کی طرف اپنے چچا زاد بھائی مسلم بن عقیل کو اور ان کو تاکید

نُصْرَتِهِ وَحِمَايَتِهِ فَلَمَّا وَصَلَ مُسْلِمُ

کی کہ مسلم کی مدد اور حمایت کریں پھر جب پہنچے مسلم

بقیہ حاشیہ صـ۳۱ سے آگے
تو نظر کی مگر پہلے ٹکڑے کو
وہ چھوڑ گئے جسمیں بیعت
ذکر نیکی وجہ اپنا اصل کا منشا
دشرت مخلوقات ہوتا تھا
یزید کے فسق و فجور کا ذکر تو
مطلب کو اور دو اشگاف
کرنے اور اس میں زور دینے
کیلئے تھا ۱۲ جزائری

بیان شہادت حضرت مسلم علیہ السلام

نِ الْكُوفَةَ نَزَلَ فِي دَارِ الْمُخْتَارِ
کوفے میں اترے گھر میں مختار بن

بْنِ عُبَيْدٍ وَبَايَعَ الْحُسَيْنَ عَلٰى
عبید کے اور بیعت کی امام حسین علیہ السلام

يَدَيْهِ خَلْقٌ كَثِيرٌ أَكْثَرُ مِنِ
کی مسلم کے ہاتھ پر بہت خلق نے زیادہ

اثْنَىْ عَشَرَ أَلْفًا فَاطَّلَعَ عَلٰى ذٰلِكَ
بارہ ہزار آدمیوں سے ف پھر اس کی خبر ہوئی

النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ وَالِى الْكُوفَةِ مِنْ
نعمان بن بشیر کو جو کوفے میں حاکم

جَانِبِ يَزِيدَ وَكَانَ صَحَابِيًّا فَهَدَّدَ
تھے یزید کی طرف سے اور تھے وہ صحابی سو

النَّاسَ عَلٰى ذٰلِكَ لٰكِنِ اكْتَفٰى
دھمکایا لوگوں کو اس سبب سے لیکن فقط دھمکی

ف اور ایک روایت میں اٹھارہ ہزار اور ایک روایت میں تنیس ہزار اور ایک روایت میں چالیس ہزار ۱۲ الحزیہ

بِمُجَرَّدِ التَّهْدِيْدِ وَلَمْ يَتَعَرَّضْ

سے ٹالا اور کسی کا تعرض نہ کیا ف۱

رَاحِلٍ فَكَتَبَ مُسْلِمُ بْنُ يَزِيْدَ

تو لکھ بھیجا مسلم بن یزید

الْحَضْرَمِيُّ وَعَمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ

حضرمی اور عمارہ بن ولید

بْنِ عُقْبَةَ اِلٰى يَزِيْدَ يُخْبِرَانِهِ

بن عقبہ نے یزید کو خبر مسلم کے

عَنْ اَمْرِ مُسْلِمٍ وَّمَيْلِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ

حال کی اور رجوع اہل کوفہ کو اس

اِلَيْهِ وَتَغَافُلِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

کی طرف اور غفلت کرنا نعمان بن بشیر

عَنْهُ فَعَزَلَ يَزِيْدُ النُّعْمَانَ وَوَلّٰى

کا سو معزول کیا یزید نے نعمان کو اور اسکی جگہ

ف۱ یعنے جب تغافل نعمان کا سب پر ظاہر ہوا ۱۲ ۱۲

مَكَانَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنَ زِيَادٍ وَّ

کوفہ کا حاکم کیا عبید اللہ ف بن زیاد اور

كَانَ وَالِيًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَتَوَجَّهَ

وہ پہلے حاکم تھا بصرے کا پھر چلا

عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى

عبید اللہ بن زیاد ف بصرے سے

ف نام ہے ابن مرجانہ کا ۱۲ ۱۲

الْكُوفَةِ وَدَخَلَهَا لَيْلًا مِّنْ جِهَةِ

کوفے کو اور پہنچا وہاں رات کو جنگل کی

الْبَادِيَةِ فِي لِبَاسِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَ

طرف سے حجازیوں کے لباس

أَوْهَمَ أَنَّهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

میں اور دھوکا دیکر آپ کو حسین علیہ السلام بنایا

فَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ

سو پیشوائی کی اس کے لوگوں نے اندھیری رات میں

وَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ وَمَشَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ

اور سلام کیا اسکو اور چلے آگے آگے اس کے

وَقَالُوْا مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ

اور کہتے تھے خوب آئے اے فرزند رسول اللہ

قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ فَسَكَتَ

کہ آنا تمہارا مبارک ہو سو چپکا رہا

حَتّٰى دَخَلَ دَارَ الْإِمَارَةِ فَلَمَّا أَصْبَحَ

یہاں تک کہ پہنچ گیا حاکم نشین مکان میں ف پھر جب

جَمَعَ النَّاسَ وَقَرَءَ عَلَيْهِمْ مَنْشُوْرَ

صبح ہوئی تو جمع کیا ابن زیاد نے لوگوں کو اور پڑھی اسے پروانہ

الْإِيَالَةِ وَهَدَّدَهُمْ وَحَذَّرَهُمْ

اپنی حکومت کی سند اور بہت دھمکایا اور ڈرایا ان کو

عَنْ مُخَالَفَةِ يَزِيْدَ وَفَرَّقَ جَمَاعَةَ

یزید کی مخالفت سے اور پھوٹ ڈالدی جماعت مسلم

ف خلاصہ حال یہ ہے کہ جب کوفیوں نے بیعت اور اطاعت حضرت مسلم کی اختیار کی اور حضرت امام حسینؓ کے آنے کے جان ودل سے مشتاق ہوئے اور آنحضرت کے آنیکی خبر ہر طرف مشہور ہوئی اسکو سنکے یزید پلید نے اپنے مصاحبوں سے مشورہ کیا کہ اگر حسینؓ کوفے میں آئے تو ایک ملک عراق ہمارے ہاتھ سے نہیں گیا بلکہ ساری سلطنت میں خلل پڑا ان مردودوں نے یہ صلاح بتائی کہ نعمان بن بشیر کو حکومت کوفے سے معزول کرکے ایسے حاکم کو حاکم کیا جائے کہ جماعت مسلمؓ کو قتل کرے اور جڑ فتنہ اور فساد کی کھودے آخر سزاوار اس کام کا عبید اللہ بن زیاد تجویز ہوا یزید نے اسکو کہا کہ اپنے کو جلد بصرے سے کوفے میں پہنچا کے مسلمؓ کو معہ توابع

بقیہ حاشیہ صـ۳ پر

مُسۡلِمِ بۡنِ عَقِيۡلٍ بِالۡحِيۡلَةِ وَالتَّدۡبِيۡرِ

بن عقیل میں حیلے اور تدبیر سے ف۱

وَاخۡتَفٰى مُسۡلِمٌ فِىۡ دَارِ هَانِىٔ بۡنِ

اور چھپ رہے مسلم گھر میں ہانی بن

عُرۡوَةَ فَاَرۡسَلَ عُبَيۡدُ اللّٰهِ مُحَمَّدَ

عروہ کے پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے محمد بن

بۡنَ الۡاَشۡعَثِ مَعَ فَوۡجٍ اِلٰى دَارِهٖ

اشعث کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ ہانی کے

فَاَتَوۡا بِهَانِىٔ بۡنِ عُرۡوَةَ فَحَبَسَهٗ

گھر پر سو وہ پکڑ لائے ہانی بن عروہ کو پھر اس کو قید

وَحَبَسَ جَمِيۡعَ رُؤَسَاءِ الۡكُوۡفَةِ

کیا اور قید کیا سب رئیسوں کوفے کو

عِنۡدَهٗ فِى الۡقَصۡرِ وَاَتَى الۡخَبَرُ

اپنے پاس ایک محل میں ف۲ اور جب مسلم کو یہ خبر

بقیہ حاشیہ صہ ۳۶ سے آگے

ناحق مار ڈال اور حسین بیعت کریں تو بہتر ورنہ انکو بھی شربت شہادت پلا جب نامہ ابن زیاد کے پاس پہنچا اس نے اپنا قائم مقام اپنے بھائی کو بصرے میں کر کے آپ عازم کوفے کا ہوا قادسیہ میں پہنچا اپنی فوج کو وہیں چھوڑا اور آپ حجازیوں کے لباس میں عمامہ سر پر باندھ کے ایک اونٹ پر سوار ہو کے چند آدمیوں کے ساتھ کہ شام سے قافلہ حجازیوں کا آتا تھا مغرب اور عشا کے درمیان کوفے میں داخل ہوا کوفے والے کہ ہر وقت تشریف لانے امام حسین کے منتظر رہتے تھے انہوں نے اس فریب سے دھوکا کھایا کہ یہ امام حسین ہیں جنھوں نے اس کا استقبال کیا اور اسے سلام کیا اور مرحبا کہا اور اس کے آگے دوڑتے چلے اور وہ کچھ نہ بولا یہاں تک کہ حاکم نشین مکان میں داخل ہو گیا اور اسکی غرض یہی تھی کہ اسکو دیکھا نہیں اور ایک بار اس پر حملہ کر کے فتنہ اور فساد نہ کریں علامہ تحریر ف۱

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸ پر

مُسْلِمًا فَنَادٰی بِشِعَارِہٖ فَاجْتَمَعَ مَعَہٗ

پہنچی تو پکارا مسلم نے اپنے گروہ کو سو جمع ہو گئے اس کے

اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا وَّ اَحَاطُوْا حَوْلَ الْقَصْرِ

ساتھ چالیس ہزار اور گھیر لیا انہوں نے اس محل کو

فَاَمَرَ عُبَیْدُ اللّٰہِ الْاُسَارٰی مِنْ رُّؤَسَآءِ

پھر حکم کیا عبید اللہ بن زیاد نے قیدی رئیسوں

الْکُوْفَۃِ اَنْ یُّکَلِّمُوْا عَشَائِرَھُمْ

کوفے کو تا سمجھا دیں اپنے لوگوں کو

وَیَرُدُّوْھُمْ عَنْ رِّفَاقَۃِ مُسْلِمٍ فَکَلَّمُوْا

اور پھیریں ان کو رفاقت سے مسلم کی چنانچہ

ھُمْ فَتَفَرَّقُوْا کُلُّھُمْ وَاَمْسٰی مُسْلِمٌ

انکے سمجھانے سے تتر بتر ہو گئے سب لوگ اور شام تک ساتھ مسلم

فِیْ خَمْسِمِائَۃٍ فَلَمَّا اخْتَلَطَ الظَّلَامُ

کے رہ گئے فقط پانسو آدمی جب اندھیرا ہوا

بقیہ حاشیہ صد ۳۷ سے آگے
یعنے فقط زبانی تقریر
اور دھمکی سے مسلم کی جماعت
میں تفرقہ ڈالدیا ۱۲ تحریر
ف منقول ہے کہ
جب حضرت مسلم نے
کوفے کی مسجد میں نیت
فرض مغرب کے باندھی تو
آپکے ساتھ پانسو آدمی
تھے جب سلام پھیرا تو
ایک بھی نہ تھا ایسی جلدی
بھاگ گئے ۱۲ تحریر

ذَهَبَ أُولٰئِكَ اَيْضًا وَبَقِيَ مُسْلِمٌ

تو چنپٹ ہوئے وہ بھی اور مسلم اکیلے رہ گئے

وَحْدَهٗ فَتَرَدَّدَ فِي الطَّرِيْقِ فَاَتٰى

تو متردد ہوئے راہ میں ف۱ پھر پہنچے ایک عورت کے

مَنْزِلَ امْرَاَةٍ فَاسْتَسْقَاهَا فَسَقَتْهُ

گھر پر ف۲ اس سے پانی مانگا سو اس نیک بخت نے پانی

وَاَدْخَلَتْهُ فِيْ مَنْزِلِهَا وَكَانَ ابْنُهَا

پلایا اور چھپا رکھا مسلم کو اپنے گھر میں اور تھا بیٹا اس عورت

مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ فَانْطَلَقَ

کا چیلہ محمد بن اشعث کا اس نے جا کر اپنے

فَاَخْبَرَ مُحَمَّدًا اَوْ اَخْبَرَ مُحَمَّدٌ عُبَيْدَ

میاں کو خبر دی اور اس نے عبید اللہ بن زیاد سے یہ حال کہا پھر

اللّٰهِ فَبَعَثَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَمْرَو بْنَ

بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے عمرو بن

ف۱ یعنے ٹھکانے کی تلاش میں ۱۲ تحریر

ف۲ اس کا نام تھا طوعہ پیاس کی شدت میں اس سے پانی مانگا اس نے پانی پلایا۔ اور اپنی سعادت جان کر اپنے گھر میں رکھا ۱۲

حُرَيْثٍ صَاحِبُ الشُّرَطِ وَمُحَمَّدُ

حریث کوفے کے کوتوال کو اور محمد

بْنُ الْاَشْعَثِ فَاَحَاطَا بِالدَّارِ فَخَرَجَ

بن اشعث کو سوانہوں نے جاکر گھیر لیا گھر کو تو نکلے

مُسْلِمٌ بِسَيْفِهٖ يُقَاتِلُهُمْ فَاَتَاهُ

مسلم ف تلوار لے کر اور لڑنے لگے پھر دی مسلمؓ

مُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْعَثِ الْاَمَانَ فَجَاءَ

کو محمد بن اشعث نے امان اور لے گیا پاس

بِهٖ اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ

عبید اللہ بن زیاد کے سو اس شقی نے گردن ماری

وَاَلْقٰى جُثَّتَهٗ اِلَى النَّاسِ وَصَلَبَ

مسلم مظلوم کی اور ان کی لاش ڈلوادی لوگوں کے روبرو اور سولی

هَانِئًا وَكَانَ ذٰلِكَ لِثَلٰثٍ خَلَوْنَ

دیدیا ہانی کو اور تھا یہ واقعہ تیسری تاریخ

ف کہتے ہیں جب عمرو بن حریث اور محمد بن اشعث نے ساٹھ آدمیوں کے ساتھ گھر طوعہ کا گھیر لیا اور چاہا کہ مسلمؓ کو گرفتار کریں مسلم نے گھر سے نکل کر تلوار نکالی اور بہتوں کو زخمی کیا اور بعضوں کو جہنم رسید پہنچایا ابن اشعث نے دیکھا کہ بنی ہاشم سے مقابلہ دشوار ہے مسلم کو امان دیکر معہ دونوں بیٹوں آنحضرت کے ابن زیاد کے پاس لے چلا اس شقی نے ملاقات سے پہلے سپاہیوں کو حکم دیا کہ جب مسلم دروازہ میں داخل ہوں ان کا سر کاٹ لیجو چنانچہ درواز کے دونوں طرف لوگ تلواریں کھینچے کھڑے ہوئے تھے کہ مسلم آیت رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ پڑھتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے ان شقیوں نے شربت شہادت کا آپکے پیش کش کیا بعد اسکے محمد اور ابراہیم دونوں بیٹوں مسلمؓ کو شہید کیا اور ہانی کو قتل کر کے سولی پر چڑھایا اور ان سب کے سروں کو نیزوں پر رکھکر کوچہ و بازار کوفہ میں پھرایا اور یزید کے پاس بھیجدیا ۱۲ تحفہ اثنا عشریہ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

مِنْ ذِی الْحِجَّۃِ سَنَۃَ سِتِّیْنَ مِنَ

ذی حجہ سنہ ۶۰ ساٹھ ہجری میں

الْهِجْرَةِ وَقَتَلَ عُبَیْدُ اللّٰہِ مُحَمَّدًا

اور شہید کیا ابن زیاد نے محمد

وَّ اِبْرَاهِیْمَ اِبْنَیْ مُسْلِمٍ اَیْضًا مَّعَہٗ

اور ابراہیم دونوں بیٹوں مسلم کو ساتھ ان کے

وَفِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ خَرَجَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ

اور جس دن مسلم شہید ہوئے اور اسی دن چلے جناب حسین

السَّلَامُ مِنْ مَّكَّۃَ اِلَی الْكُوْفَۃِ

علیہ السلام مکہ سے کوفے کی طرف

وَقِیْلَ كَانَ خُرُوْجُہٗ یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ

ف اور بعضوں نے کہا ہے کہ روانہ ہوئے آٹھویں ذی حجہ

وَكَانَ سَبَبُ خُرُوْجِہٖ اَنَّ

کو اور سبب روانگی کا یہ ہوا کہ

ف یعنی تیسری ذی الحجہ کو ۱۲ تحریر الشہادتین

لے اکثر روایات میں یہ ہے کہ یہ دونوں صاحبزادے عرصہ دراز تک ابن زیاد بدنہاد کی قید میں رہے پھر وہاں سے نکل کر حارث کے گھر میں مہمان ہوئے اور اس نے ان دونوں کے سروں کو کاٹ کر ابن زیاد کے سامنے پیش کیا ۱۲ جو ہری

مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ كَانَ قَدْ

مسلم بن عقیل نے بتاکید لکھا تھا کہ یہاں

كَتَبَ اِلَيْهِ يَلْتَمِسُ قُدُوْمَهٗ

تشریف لائیے ف۱ اور جب آپنے تیاری کی چلنے کی منع کیا

وَلَمَّا تَجَهَّزَ بِالْخُرُوْجِ مَنَعَهٗ عَنْ

ان کو اس سفر

ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ

سے عبد اللہ بن عباسؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ اور

وَاَبُوْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيُّ وَاَبُوْ وَاقِدِ

جابرؓ اور ابو سعید خدریؓ اور ابو واقدی

نِ اللَّيْثِيُّ فَلَمْ يَمْتَنِعْ بِمَنْعِهِمْ وَ

لیثی نےؓ ف۲ سو نہ مانا امام نے انکے منع کو اور

قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ

فرمایا کہ سنا ہے میں نے اپنے والد علی مرتضیٰ کو

ف۱ جب مسلم بن عقیل کوفے میں پہنچے اور بہت سے لوگوں نے بیعت ان کے ہاتھ پر کی اور اشتیاق حضرت امام حسینؑ کے تشریف لانے کا اظہار کیا تو انہوں نے بتاکید لکھ بھیجا کہ یہاں سب لوگ آپکے قدوم میمنت لزوم کے منتظر ہیں آپ جلد تشریف لائیے اسے دریافت کرکے امام حسینؑ نے عزم مصمم سفر کوفے کا کیا ۱۲ تحریر الشہادتین

ف۲ ان صحابہ کا منع کرنا اس راہ سے تھا کہ امام حسینؑ کی شہادت کی خبر قدیم سے سنتے تھے اور کوفیوں کی بدعہدی اور بے وفائی اور امام کی بے سامانی اظہر من الشمس تھی اور یہ سب صحابی اب بھی کچھ سامان مقابلہ کا نہ رکھتے تھے پر یہ نہ معلوم تھا کہ اسی سفر میں آپکی شہادت ہے ورنہ ایسے ایسے صحابی جلیل القدر آپکی رفاقت سے کب باز رہتے ۱۲ تحریر

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کہتے تھے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک

یَقُوْلُ اِنَّ کَبْشًا یُّسْتَحَلُّ بِہٖ

مینڈھے کے سبب سے بے حرمتی کعبے کی ہو گی

مَکَّۃَ فَلَآ اَکُوْنَ اَنَا ذٰلِکَ الْکَبْشَ

ف سو کہیں میں ہی نہ ہوں وہ مینڈھا ف۲ اور کوچ

وَسَارَ مَعَ اثْنَیْنِ وَّثَمَانِیْنَ نَفْسًا

کیا امام نے بیاسی آدمیوں کے ساتھ

مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَشِیْعَتِہٖ وَمَوَالِیْہِ

کہ آپ کے گھر والے اور خادم اور غلام تھے

فَسَمِعَ فِیْ اَثْنَآءِ الطَّرِیْقِ بِقَتْلِ

پھر امام نے راہ میں خبر سنی شہادت مسلم کی

مُسْلِمٍ وَّتَفَرُّقِ جَمَاعَتِہٖ فَقَصَدَ

اور پھوٹ جانے ان کے گروہ کی تو اپنے پلٹنے کا ارادہ

ف یعنی ایک شخص مکہ میں مارا جائے گا اور اس کے سبب سے بے حرمتی کعبہ کی ہو گی ۱۲ منہ

ف۲ یعنی گو درجہ شہادت کا یوں بھی ملے ہے پر میں نہیں چاہتا کہ میرے سبب سے عزت مکہ میں خلل پڑے ۱۲ منہ

ف۳ حضرت کے مذکورہ کلام سے یہ مطلب نکالنا محتاج دلیل ہے دو دن اقامتہ خرط القتاد ۱۲ جزائری

الرُّجُوْعَ فَقَالَ بَنُوْ عَقِيْلٍ وَ اللّٰهِ لَا نَرْجِعُ

کیا [1] سو کہنے لگے مسلم کے بھائی واللہ ہم نہیں پلٹتے

حَتّٰی نُصِیْبَ بِثَارِنَا اَوْ نُقْتَلَ

یہاں تک کہ ہم اپنا بدلہ پاویں یا مارے جاویں

فَقَالَ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ

تب فرمایا امام حسین علیہ السلام نے

لَا خَیْرَ فِی الْحَیٰوۃِ بَعْدَکُمْ ثُمَّ

کہ کچھ خوبی نہیں زندگی میں تمہارے بعد پھر

سَارَ نَحْوَ الْعِرَاقِ حَتّٰی اِذَا کَانَ

چلے امام عراق کی طرف [2] یہاں تک کہ جب دو

عَلٰی مَرْحَلَتَیْنِ مِنَ الْکُوْفَۃِ لَقِیَہٗ

منزل رہ گیا کوفہ آملا امام کو

اَلْحُرُّ بْنُ یَزِیْدَ الرِّیَاحِیُّ وَمَعَہٗ

حر بن یزید ریاحی اور اس کے ساتھ

[1] حضرت کا یہ پلٹنا ظاہر ارادہ امتحان اصحاب تھا نہ کہ فی الواقع پلٹنا چاہتے تھے (معاذ اللہ عن ذلک) ۱۲ - جزائری

[2] حدیث کبش کا کے مصداق آخر کو عبداللہ بن زبیر ہوئے کہ ان کے واسطے حجاج بن یوسف شقی ظالم نے کوہ ابی قبیس پر منجنیق کھڑی کی اور حرم کعبہ کو سنگسار کیا یہاں تک کہ ایک پتھر کے صدمے سے حجر اسود کا ٹکڑا ٹوٹ گیا اور حرم شریف میں عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا اور بہت سے خون ناحق کئے ۱۲

بقیہ حاشیہ دوسرے صفحہ پہ

أَلْفُ فَارِسٍ مِّنْ أَصْحَابِ ابْنِ

ہزار سوار تھے ابن

زِيَادٍ شَاكِي السِّلَاحِ فَقَالَ

زیاد کے ساتھ والے ہتھیار بند سو کہا حر نے

لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ

امام حسین علیہ السلام سے کہ مجھکو

عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ زِيَادٍ قَدْ أَرْسَلَنِيْ

عبید اللہ بن زیاد نے بھیجا ہے آپکے

إِلَيْكَ وَأَمَرَنِيْ أَلَّا أُفَارِقَكَ

پاس اور مجھکو حکم دیا ہے کہ نہ چھوڑوں آپ کو

حَتّٰى أُقْدِمَكَ إِلَيْهِ وَأَنَا وَاللّٰهِ

یہاں تک کہ اس کے پاس لے چلوں اور واللہ میں

كَارِهٌ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

مجبور ہوں تو فرمایا امام حسین علیہ السلام نے

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ

ف۲ یعنی جو تمہارا حال ہو سو ہمارا حال ۱۲ منہ رح ف۲ کہتے ہیں کہ راہ یمن میں امام حسین علیہ السلام کو فرزدق شاعر ملا اسکی نے آپ کے ہاتھ پر بوسہ دیا آپنے پوچھا کہ تو کہاں سے آتا ہے فرزدق نے عرض کی کوفے سے آپ نے ارشاد کیا کہ لوگوں کو کس حال پر چھوڑا اس نے کہا کہ لوگوں کے دل آپکے ساتھ ہیں اور ان کی تلواریں بنی امیہ کے ساتھ ہیں اور اللہ جو چاہے سو کرے اس کی تقدیر سے چارہ نہیں آپنے فرمایا سچ ہے قضا الٰہی کسی طرح نہیں ٹل سکتی تحریر ۱۲

لے کارہ کا ترجمہ مجبور بھی درست ہے نہیں ہے معنی یہ ہیں کہ اگرچہ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں ۱۲ جزائری

السَّلَامُ إِنِّي لَمْ اٰقِلْ مِنْ هٰذَا الْبَلَدِ

کہ میں نہیں اس شہر کو آیا یہاں تک

حَتّٰی اَتَتْنِیْ کُتُبُ اَھْلِہٖ وَقَدِمَتْ

کہ میرے پاس بہت سے خط اور پیغام

عَلَیَّ رُسُلُھُمْ وَاَنْتُمْ مِّنْ اَھْلِ

اس شہر کے پہنچے اور تم کوفے کے

الْکُوْفَۃِ فَاِنْ دُمْتُمْ عَلٰی

رہنے والے ہو سو اگر تم قائم رہو اپنی

بَیْعَتِکُمْ دَخَلْتُ مِصْرَکُمْ

بیعت اور اقرار پر تو میں چلوں تمہارے شہر میں

وَاِلَّا انْصَرَفْتُ فَقَالَ لَہُ الْحُرُّ

اور نہیں تو پلٹ جاؤں حر نے

وَاللّٰہِ مَا اَعْلَمُ ھٰذِہِ الْکُتُبَ

کہا واللہ مجھ کو خبر نہیں ان خطوں کی

وَلَا الرُّسُلَ وَلَا يُمْكِنُنِي الرُّجُوعُ

اور نہ پیغاموں کی　اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا

اِلَى الْكُوفَةِ فَلَا اُفَارِقُكَ

کوفے کی طرف　سو ہیں

اَوْ اُقْدِمَ بِكَ اِلَيْهِ وَطَالَ الْكَلَامُ

اب نہیں چھوڑنے کا یہاں تک کہ آپکو اس کے

بَيْنَهُمَا فَانْحَرَفَ الْحُسَيْنُ

پاس لے چلوں ف۱ اور بہت سی گفتگو درمیان دونوں فریق کے ہوئی ف۲

عَنْ طَرِيقِ الْكُوفَةِ وَنَزَلَ

تو مڑے　امام حسین علیہ السلام کوفے کی راہ سے

بِكَرْبَلَاءَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي

اور کربلا میں جا کر اترے　دوسری تاریخ

امام حسین نے دیکھا کہ اب نہ پھر سکتے ہیں نہ کوفے کو جانا مناسب ہے تو کنارے کھڑے ہو کر ایک جگہ پر اتر پڑنا چاہیئے ۱۲

ف۱ اسواسطے کہ عبیداللہ بن زیاد کی طرف سے تاکید شدید امام کے اسیر کرکے لانیکی ہے اور ملاقات کا امر بھی مخفی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے ہزار سوار کے سامنے یہ معاملہ واقع ہوا ہے جس وقت اس (حر) سے بے اعتنائی ثابت ہوتے خدا جانے کیا سزا دے ف۲ جب

مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اِحْدٰی وَّسِتِّیْنَ

محرم ۶۱ھ اکسٹھ ہجری میں

وَلَمَّا نَزَلَ بِھَا سَاَلَ عَنِ اسْمِھَا

اور جب وہاں اترے پوچھا اس جگہ کا کیا نام

فَقِیْلَ ھٰذَا مَوْضِعٌ یُّقَالُ لَہٗ

ہے لوگوں نے کہا اس کو کربلا کہتے ہیں

کَرْبَلَاءُ فَقَالَ ھٰذَا مَوْضِعُ

فرمایا یہ جگہ ہے

کَرْبٍ وَّبَلَاءٍ فَنَزَلَ الْقَوْمُ

رنج اور بلا کی پھر اترے سب لوگ

وَحَطُّوا الْاَثْقَالَ وَنَزَلَ الْحُرُّ وَ

اور اتار رکھے بوجھ اور اترا حر مع

جَیْشِہٖ قُبَالَۃَ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ

اپنے لشکر کے روبرو امام حسین علیہ السلام کے

السَّلَامُ اَرْضَ كَرْبَلَاءَ ثُمَّ كَتَبَ

زمین کربلا پر۔ پھر لکھ بھیجا

اِبْنُ زِيَادٍ كِتَابًا اِلَى الْحُسَيْنِ

ابن زیاد نے ایک خط امام حسین

عَلَيْهِ السَّلَامُ يُطَالِبُهٗ اِلٰى بَيْعَةِ

علیہ السلام کو کر بیعت کر

يَزِيْدَ فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَى

لیجئے یزید کی پھر جب خط پہنچا امام

الْحُسَيْنِ فَقَرَاَهٗ وَاَلْقَاهُ وَقَالَ

حسین کے پاس تو آپ نے اسے پڑھ کر

عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلرَّسُوْلِ مَالَهٗ عِنْدِىْ

ہاتھ سے ڈالدیا اور فرمایا امام حسین علیہ السلام نے ایلچی سے اس کا

ما طبری وغیرہ میں لکھا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کربلا میں پہنچے حر نے بطریق خیر خواہی کے عرض کی کہ عبید اللہ بن زیاد کی فوجیں پہنچا چاہتی ہیں آپ کوچ کر کے اور کہیں تشریف لے جائیے چنانچہ آنحضرت نے کوچ کر کے تمام شب قطع مسافت کی صبح کو جو دریافت فرمایا تو وہی زمین کربلا کی زمین موجود تھی اور بعض روایتوں میں ہے کہ اسی طرح سات رات برابر اتفاق ہوا آخر کو یہ نوبت پہنچی کہ اونٹوں کو مارتے تھے وہ اپنی جگہ سے نہ ہلتے تھے اور میخ گاڑتے تھے یا درخت لکڑی توڑتے تھے وہاں سے خون جاری ہوتا تھا آخر کو فرمایا امامؑ نے معلوم ہوا کہ جگہ وعدہ کی اور مشہد مقتل ہمارا یہی ہے اور ترجمہ طبری میں یہ بھی سنا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے کربلا میں خواب دیکھا کہ جناب رسالت مآب فرشتوں کی جماعت کیساتھ تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہے کہ دشمن تیرے مارنے کے درپے ہیں یہ لوگ قیامت کے دن شفاعت سے محروم ہیں اور نزدیک ہے کہ تو شہادت کے درجے کو پہنچے

(بقیہ دوسرے صفحہ پر)

جَوَابٌ فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ اِلَی ابْنِ

جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے سو پھر گیا ایلچی ابن

زِیَادٍ فَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ وَجَمَعَ

زیاد کے پاس تو یہ جواب سنکر بھڑک اٹھا غصہ ابن زیاد کا اور

النَّاسَ وَجَھَّزَ الْعَسَاکِرَ وَجَعَلَ

لوگوں کو جمع کیا اور فوجیں تیار کیں اور ان کا سپہ سالار

مُقَدَّمَھَا عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَّکَانَ

بنایا عمر بن سعد کو اور تھا عمر بن سعد ملک رے کا

وَالِیًا عَلَی الرَّیِّ فَاسْتَعْفٰی مِنْ خُرُوْجِہٖ

حاکم ف سو اس نے پہلو تہی کی امام کی طرف جانے سے

اِلٰی قِتَالِ الْحُسَیْنِ فَقَالَ لَہُ ابْنُ زِیَادٍ

واسطے لڑائی کے تو کہا ابن زیاد

اِمَّا اَنْ تَخْرُجَ وَاِمَّا اَنْ تَتْرُکَ وِلَایَۃَ

نے یا تو لڑنے کو جا یا چھوڑ دے حکومت رے کی اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۹

اور بہشت تیرے واسطے آراستہ ہوئی ہے اور ماں باپ تیرے منتظر ہیں یہ کہہ کے آپنے ایک ہاتھ حسینؑ کے سینے پر مارا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّاَجْرًا بار خدایا حسینؑ کو صبر اور اجر دونوں عطا فرما ۱۲ تحریر۔

ف رے ایک شہر ہے خراسان سے متعلق اور وہ اب تخت گاہ ایران ہے اور اس کا نام طہران مشہور ہے ۱۲

سلہ اس روایت کے نقل میں مولف منفرد ہیں نظر قاصر سے نہیں گزری اگر ہو بھی تو درایت کے خلاف ہے کیونکہ حضرت کو ابن زیاد یا کسی دوسرے کا کوئی خوف نہ تھا دوسری محرم کو گھوڑوں کا بدلنا وارد ہوا ہے لیکن حرؓ کی مذکورہ گفتگو کا ذکر نہیں ہے ۱۲ جز المرمی

الرَّیَّ وَتَقْعُدُ فِیْ بَیْتِكَ فَاخْتَارَ

بیٹھ رہو گھر میں اپنے سو اس نے حکومت رے کی

وِلَایَةَ الرَّیِّ وَطَلَعَ اِلٰی قِتَالِ

اختیار کی اور امام حسینؑ سے لڑنے کو چلا

الْحُسَیْنِ بِالْعَسَاکِرِ فَمَا زَالَ

فوج لے کر ف۱ سو ابن زیاد بدنہاد بھیجتا گیا

ابْنُ زِیَادٍ یُجَهِّزُ مُقَدَّمًا وَّمَعَهٗ

ایک ایک سردار اس کے ساتھ

طَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ اِلٰی اَنِ اجْتَمَعَ

تھوڑا لشکر یہاں تک کہ جمع ہو گئے

عِنْدَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ اثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ

عمر بن سعد کے پاس بائیس

اَلْفًا مَّا بَیْنَ فَارِسٍ وَّرَاجِلٍ

ہزار سوار اور پیادے اور اترے

ف۱ یعنے وہ بے حیا روسیاہ حکومت دنیا نہ چھوڑ سکا ۱۲ منہ

فَنَزَلُوْا بِشَاطِئِ الْفُرَاتِ وَحَالُوْا
کنارے دریائے فرات کے — اور حائل

بَيْنَ الْمَآءِ وَبَيْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ
ہو گئے پانی میں اور امام حسین علیہ السلام

السَّلَامُ وَاَصْحَابِهٖ وَكَانَ
کے لوگوں میں ف۱ اور

اَكْثَرُ مَنْ خَرَجَ مَعَهٗ لِقِتَالِ
اکثر عمر بن سعد کے ہمراہ امام حسین علیہ

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُمُ
السلام سے لڑنے کو وہ ہی

الَّذِيْنَ كَاتَبُوْا وَبَايَعُوا الْحُسَيْنَ
آئے تھے جن لوگوں نے آپکو خط لکھ بھیجے تھے اور بیعت کی تھی ف۲

ف۱ ابن سعد نے مع لشکر ساتویں محرم کو کربلا میں پہنچکر فرات کے کنارے ڈیرہ کیا اور امام حسینؑ کے لوگوں کو پانی پینے سے منع کیا یہاں تک کہ پیاس سے اہلبیت پر عرصہ زندگی کا تنگ ہوا اور اسوقت یزید ہمدانی امام حسینؑ سے اجازت لیکر عمر بن سعد کے پاس گیا اور کہا واسطے اس اسلام پر کہ کہتے اور سور تو فرات کا پانی پئیں اور ہم زن اور فرزند اہلبیت رسول کو اس سے مانع آئے اور انکے قتل پہ کمر باندھی عمر بن سعد نے کہا کہ سچ ہے پر حکومت رے کی مجھ سے چھوڑی نہیں جاتی (فائدہ) کہتے ہیں کہ پیاس سے کسی کو طاقت بات کرنے کی نہ رہی اور اہلبیت کا حال تباہ ہوا تو امام حسینؑ نے حضرت عباسؓ کو کئی آدمیوں کے ساتھ پانی لانے کو بھیجا یزید والوں نے پانی نہ لینے دیا اور حضرت عباس کیساتھ والوں کو شہید کیا ۱۲ تحریر ۱۲ ۱۲ ۱۲ ف۲ روایت ہے کہ جب لشکر عمر بن سعد نے امام حسین نے ابن سعد کو لکھ بھیجا کہ تین کام میں ایک کر یا مجھے چھوڑ دے کہ مکہ معظمہ میں جاؤں یا کسی اور شہر میں جا بیٹھوں یا یزید کے پاس مجھے بھیجدے ابن سعد نے یہ حال ابن زیاد کو لکھ بھیجا اس مایہ فساد نے ابن سعد کو دھمکا کر لکھا کہ اگر امام حسینؑ بیعت یزید کی کریں تو بہتر نہیں بے درنگ قتل کر ڈال بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عَلَيۡهِ السَّلَامُ فَلَمَّا تَيَقَّنَ اَنَّ الۡقَوۡمَ

پھر جب امام کو یقین ہوا کہ لوگ اب لڑیں

مُقَاتِلُوۡهُ اَمَرَ اَصۡحَابَهٗ فَاحۡتَفَرُوۡا

ہی گے تب حکم دیا آپنے یاروں کو تو انہوں نے

حُفۡرَةً شَبِيۡهَةً بِالۡخَنۡدَقِ حَوۡلَ

کھودے سنگر بطور خندق یعنی گرد

الۡعَسۡكَرِ وَجَعَلُوۡا لَهَا جِهَةً

لشکر کے اور اس کا صرف ایک دروازہ رکھا

وَّاحِدَةً يَّكُوۡنُ الۡقِتَالُ مِنۡهَا وَرَكِبَ

کہ اس سے نکل کر لڑیں ف اور سوار ہوا

عَسۡكَرُ ابۡنِ سَعۡدٍ وَّاَحۡدَقُوۡا

لشکر ابن سعد کا اور نرغہ کیا گرد

بِالۡحُسَيۡنِ وَزَحَفُوۡا وَاقۡتَتَلُوۡا وَلَمۡ

امام حسین علیہ السلام کے اور ہجوم کرکے قتل کرنا شروع

بقیہ حاشیہ صد ۵۲ سے آگے
میں نے تجھے لڑنے کو
بھیجا ہے نہ صلح کرنے
کو اور جو تو نے اس میں
سستی کی تو اپنی جگہ
دوسرے کو پہنچا ہی
جان ابن سعد نے
اس نامہ کو دیکھتے ہی
اپنے لشکر کو تیار کیا
اور امام حسینؑ سے
کہلا بھیجا کہ میں نے
ہرچند چاہا کہ آپ بیعت
یزید کی کریں اور میں
آپکے خون میں مبتلا نہ
ہوں پر آپ نے نہ مانا
اب سرانجام لڑائی
کا کیا چاہیئے ۱۲ تحریر

ف کہتے ہیں کہ کھائی
گرد خیمہ اہلبیت کے
کھود کے اس میں آگ
جلا دی تھی تاکہ کوئی
شقی وہاں تک نہ جا
سکے ۱۲ تحریر

يَزَلْ يُقْتَلُ مِنْ اَهْلِ الْحُسَيْنِ وَ

کیا ف۱ اور شہید ہوئے امام حسین علیہ السلام کے

اَصْحَابِهٖ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ اِلٰى

گھر والے اور ساتھی ایک دوسرے کے بعد یہانتک

اَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ مَّا يَنِيْفُ عَلٰى

کہ شہید ہو گئے ان میں زیادہ

خَمْسِيْنَ رَجُلًا فَعِنْدَ ذٰلِكَ صَاحَ

پچاس آدمیوں سے پھر چلّائے امام

الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَا مِنْ

حسین علیہ السلام کہ کیا کوئی فریاد

مُّغِيْثٍ يُّغِيْثُنَا لِوَجْهِ اللّٰهِ اَمَا

رس بھی ہے کہ اللہ کے واسطے ہماری فریاد کو پہنچے

مِنْ ذَآبٍّ يَّذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ

کوئی ہے بچانے والا کہ بچاوے حرم رسول

ف۱ دسویں محرم علی الصباح ادہر عمر بن سعد نے لشکر تیار کیا ادہر جناب سید الشہداء نے صبح کو نماز پڑھ کے اونٹ پر سوار ہو کے پہلے اپنے فضائل اور بے قصوری بیان فرمائی پھر سبب مقاتلے کا پوچھا جب کسی سے سوائے سرکشی کے کچھ نہ دیکھا اتمام حجت کر کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور مقابلہ کا ارادہ کیا اس میں سب بھائیوں اللہ عزیزوں اور ہمراہیوں نے عرض کی جبتک ہم میں سے ایک شخص بھی زندہ ہے آپ کو ہم لڑنے نہ دیں گے اور ایک ایک نے نکل کر مقابلہ کیا اور مقابل سے جو نکلا اسکو مارنا شروع کیا ان مردودوں نے جب دیکھا کہ یہ سب جان نثار کرنے پر تیار ہیں ایک ایک پر دس دس شخص تیروں کا مینہ برسانے لگے یہانتک کہ امام کے لشکر سے جو جاتا تھا پھر زندہ نہ پھرتا تھا ۱۲ محمد

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا

اللہ صلّی اللہ علیہ و سلّم کو ف۱ سویہ سنکر

بِالْحُرِّ بْنِ یَزِیْدَ الرِّیَاحِیِّ الَّذِیْ

ناگہاں حر بن یزید ریاحی جس کا ذکر آگے

تَقَدَّمَ ذِکْرُہٗ قَدْ اَقْبَلَ عَلٰی فَرَسِہٖ

ہو چکا ہے آگے بڑھ کے آیا اپنے گھوڑے پر سوار

اِلَیْہِ وَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِنِّیْ

امام حسینؑ کے پاس ع اور کہنے لگا اے فرزند رسولؐ

کُنْتُ اَوَّلَ مَنْ خَرَجَ عَلَیْکَ وَاَنَا

میں سب سے پہلے نکلا تھا آپ سے لڑنے کو اور میں

الْاٰنَ فِیْ حِزْبِکَ فَمُرْنِیْ اَنْ

اس وقت آپ کے گروہ میں آگیا سو مجھکو اجازت دیجئے

اَکُوْنَ مَقْتُوْلًا فِیْ نُصْرَتِکَ

کہ میں مارا جاؤں آپ کی مدد میں

ا ے یہ ترجمہ بے ادبی پر بھی مشتمل ہے اور غلطی پر بھی کیونکہ "صاح" کے معنی بہ آواز بلند پکارنے کے ہیں چیخنے کے لئے عربی میں "صرخ" آتا ہے دیکھو منجد، قاموس وغیرہ ۱۲ جزائری

ف۱ یہ فریاد واستغاثہ استقلالی نہ تھا بلکہ فقط واسطۂ اتمام حجت کے تھا کہ اسلام کا دعوٰے کرنیوالوں میں سے دیکھیں کون شریک مصیبت ہوتا ہے ۱۲ تحریر۔

ع یعنے آپکی بیکسی دیکھ کے اور صدائے استغاثہ سن کے بیتاب ہو گیا اور عنایت سرمدی نے اس کو چاہ ضلالت میں یعنی یزیدیوں کی رفاقت سے نکال کے امام کا جان نثار کر کے اور شہید کر دیا ۱۲ تحریر الشہادتین۔

لَعَلِّی اَنَالُ شَفَاعَۃَ جَدِّكَ غَدًا اثُمَّ

شاید اس جان نثاری سے تمہارے نانا کی شفاعت قیامت

کَرَّ عَلٰی عَسْکَرِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ

میں مجھکو نصیب ہو پھر یہ کہہ کے حملہ کیا لشکر عمر بن سعد

فَلَمْ یَزَلْ یُقَاتِلُھُمْ حَتّٰی قُتِلَ وَ

پر پھر خوب لڑتا رہا اس گروہ بے دین سے یہانتک

قُتِلَ مَعَہٗ اَخُوْہُ وَابْنُہٗ وَمَوْلَاہُ

کہ وہ آپ شہید ہوا اور اسکے ساتھ اس کا بھائی اور بیٹا اور غلام سب

اَیْضًا فَالْتَحَمَ الْقِتَالُ حَتّٰی قُتِلَ

شہید ہوئے پھر خوب لڑائی ہوئی یہانتک کہ مارے

اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ

گئے ہمراہی امام حسین علیہ السلام کے

بِاَسْرِھِمْ وَوُلْدُہٗ وَاِخْوَتُہٗ وَبَنُوْ

سب کے سب اور ان کے صاحبزادے اور بھائی اور

عَمِّهٖ وَبَقِيَ وَحْدَهٗ فَبَارَزَ بِنَفْسِهٖ

چچیرے بھائی اور تنہا رہ گئے پھر خود مقابل آئے اور

وَسَيْفُهٗ مُصْلَتٌ فِيْ يَدِهٖ فَلَمْ

ننگی تلوار آپ کے ہاتھ میں تھی پھر خوب

يَزَلْ يُقَاتِلُ وَيَقْتُلُ مَنْ بَرَزَ اِلَيْهِ

لڑتے رہے اور جو صف سے نکلتا تھا اسکو آپ

حَتّٰى قَتَلَ مِنْهُمُ الْكَثِيْرَ فَاَثْخَنَتْهُ

مارتے تھے یہاں تک کہ مارا ان میں سے بہت لوگوں کو

الْجِرَاحَاتُ وَالسِّهَامُ تَاْتِيْهِ مِنْ

پھر تو چور چور کر ڈالا آنحضرت کو زخموں نے اور تیر برسنے

كُلِّ جَانِبٍ وَاَقْبَلَ الشِّمْرُ ذُو

لگے چاروں طرف سے اور سامنے آیا شمر ذی الجوشن

الْجَوْشَنِ السَّكُوْنِيُّ فِيْ كَتِيْبَتِهٖ

سکونی اپنی فوج کے ساتھ

فَحَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَحْلِهٖ وَحَرَمِهٖ

سو حائل ہو گیا درمیان امام اور درمیان خیمہ اہلبیت

فَصَاحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيْحَكُمْ

کے پھر للکارے امام حسین علیہ السلام کہ خرابی ہو تمہاری

يَا شِيْعَةَ الشَّيْطَانِ اَنَا الَّذِیْ اُقَاتِلُكُمْ

اے اے گروہ شیطان کے میں تم سے لڑتا ہوں

فَمَا لَكُمْ تَتَعَرَّضُوْنَ لِلْحَرَمِ فَاِنَّ

تم کو گھر والوں سے کیا کام بی بیاں تو تم سے نہیں

النِّسَآءَ لَمْ يُقَاتِلْنَكُمْ فَقَالَ الشِّمْرُ

لڑتیں ف یہ سن کر شمر

لِاَصْحَابِهٖ كُفُّوْا عَنِ النِّسَآءِ وَاقْصِدُوْا

نے اپنے لوگوں سے کہا نہ جاؤ عورتوں کی طرف لو اسی

الرَّجُلَ فِیْ نَفْسِهٖ فَمَالُوْا بِالسِّهَامِ

شخص کو سو وہ ظالم پھر پڑے امام پر تیر اور

ف یعنی یہ کیا نامردی ہے کہ بی بیوں بیگناہ سے تم متعرض ہوتے ہو ۱۲ اختر

وَالرِّمَاحِ حَتّٰی سَقَطَ عَلَی الْاَرْضِ

یزے سے کر یہاں تک کہ گر پڑے آنحضرت زمین پر

شَہِیْدًا وَجَزَّ رَاْسَہٗ نَصْرُ بْنُ خُرْشَۃَ

شہید ہو کر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشہ

فَلَمْ یَقْدِرْ عَلٰی قَطْعِ رَاْسِہٖ فَنَزَلَ

سو نہ کاٹ سکا تب اترا

خُوْلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ فَقَطَعَ رَاْسَہٗ

خولی بن یزید تو اس نے کاٹا ف

وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَقَالَ الشِّمْرُ لِاَصْحَابِہٖ

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ شمر ملعون نے اپنے ساتھیوں

وَیْلَکُمْ مَاتَنْتَظِرُوْنَ بِالرَّجُلِ

کو کہا کم بختوں اب کیا دیکھتے ہو اب تو چور چور کیا ہے

وَقَدْ اَثْخَنَتْہُ الْجِرَاحَاتُ

اس شخص کو زخموں نے پھر یہ سنتے ہی تار بندھ گیا

ف۱ یعنی اگرچہ پہلے نصر بن خرشہ نے سر مبارک کاٹنے کا ارادہ کیا مگر صحیح روایت یہ ہے کہ یہ شقاوت ازل میں خولی بن یزید کی تقدیر میں لکھی تھی اس سے صادر ہوئی ۱۲ تحریر

فتوالت علیہ السهام والرماح

امام پر تیر اور نیزوں کا

حتّٰی وصل سھم شقیّ من الاشقیاء

یہاں تک کہ پار ہوگیا ایک ظالم کا تیر تالو مبارک

الی حنکہ فسقط عن الفرس

سے پھر گر پڑے آنحضرت

وضربہ شمر علی وجھہ فادرکہ

گھوڑے سے اور اسی حال میں تلوار ماری شمر نامرد نے چہرہ مبارک

سنان ابن انس النخعی فطعنہ

پر پھر اسی پر سنان ابن انس نخعی نے نیزہ مارا ف۱ اور اترا

برمحہ ونزل خولی بن یزید لیقطع

خولی بن یزید سر مبارک کاٹنے کو

راسہ فارتعدت یداہ فنزل

سو کانپنے لگے اس کے ہاتھ پھر اترا بھائی اس کا

ف۱ اگرچہ امام حسین علیہ السلام کے قتل میں بہت سے ملعون شریک تھے پر پرواز روح مبارک کا شمر کی تلوار اور سنان بن انس کے نیزہ ملنے کے ساتھ واقع ہوا اسی جہت سے یہ دونوں قاتل مشہور ہیں ۱۲ تحریر

أَخُوهُ شِبْلُ بْنُ يَزِيْدَ فَقَطَعَ رَأْسَهٗ وَدَفَعَ

شبل بن یزید اس نے کاٹا سر مبارک کو

إِلَى أَخِيْهِ خُوْلِيَّ ثُمَّ دَخَلُوْا عَلَى الْحَرَمِ

اور حوالہ کیا اپنے بھائی خولی کے بعد اس کے گھس پڑے

وَأَسَرُوا اثْنَي عَشَرَ غُلَامًا مِّنْ بَنِيْ

اہلبیت کے خیمے میں اور قید کر لئے بارہ لڑکے بنی ہاشم

هَاشِمٍ وَّمَنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ

سے اور جتنی بی بیباں تھیں اور حکم کیا عمر بن سعد

وَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَّشِمْرٌ نَفَرًا

اور شمر ذی الجوشن نے

فَرَكِبُوْا خُيُوْلَهُمْ وَأَوْطَئُوا الْحُسَيْنَ

لوگوں کو سو گھوڑوں پر چڑھ کے ان سنگدلوں نے روند

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَرْسَلُوا الرَّأْسَ

ڈالا لاش امام حسین علیہ السلام کو وا اور بھیجا سر مبارک کو

ف۔ لکھتے ہیں کہ شمر اور ابن سعد کے کہنے سے بیس آدمیوں نے گھوڑوں کے سموں سے اس طرح لاش مبارک کو پامال کیا کہ استخوان [illegible] ریزہ ریزہ ہو گئے ۱۲ تحریر و بے کربلا سے گو سنے میں ۱۲ منہ رحمہ

اَلْمُكَرَّمُ مَعَ بَشِيْرِ بْنِ مَالِكٍ

بشیر بن مالک

وَخَوْلِيُّ بْنِ يَزِيْدَ إِلَى ابْنِ زِيَادٍ

اور خولی بن یزید کے ساتھ ابن زیاد کے پاس

وَاسْتُشْهِدَ مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ف اور شہید ہوئے امام حسین علیہ السلام

مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ الْعَبَّاسُ وَعُثْمَانُ

کے ساتھ آپ کے اہلبیت میں سے عباس اور عثمان

وَمُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ

اور محمد اور عبد اللہ اور جعفر پانچ بیٹے

عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَالْقَاسِمُ وَ

حضرت علی بن ابی طالب کے اور قاسم اور

عَبْدُ اللّٰهِ وَعُمَرُ وَأَبُوْ بَكْرٍ بَنُوْا

عبد اللہ اور عمر اور ابو بکر چار بیٹے

ف حاصل کلام جب سر مبارک امام حسین کا تن سے جدا کیا قیس بن اشعث نے پیراہن شریف کو تن بے سر سے اتار لیا اور حبیب بن مومل نے آنحضرت کی تلوار کو اپنے قبضے میں کیا اور شمر نے مع ہمراہیوں کے آکے خیمہ اہلبیت مطہر کا لوٹ لیا جب نظر اسکی علی بن الحسین یعنے امام زین العابدین بیمار پڑی چاہا کہ انہیں بھی شہید کرے اس پر ایک شخص نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ کافر بھی لڑکے کو نہیں مارتے ہیں اور یہ تو مسلمان ہے اور بیمار شمر نے کہا ابن زیاد کا حکم ہے کہ کوئی لڑکا آل عبا کا نہ رہے اس نے کہا کہ تو ان سبکو ابن زیاد کے پاس بھیجا چاہیئے کہ جیسا وہ چاہے کرے جب اس نے مان سبکو قید کرکے بی بیوں کو بے پردہ اونٹوں پر سوار کر کے اور علی بن حسینؑ کو ایک اونٹ پر ڈال کے کوفے کو روانہ کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ ابن سعد نے ایک دن مقام کرکے اپنے جو لوگ مارے گئے تھے انکو دفن کیا اور امام حسینؑ اور ان کے ساتھ کے شہیدوں کی لاشیں تین دن تک ویسی ہی پڑی رہیں تیسرے دن فرات کے کنارے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اَلحَسَنِ بنِ عَلِيٍّ وَقُتِلَ مَعَهُ ابْنَاهُ

امام حسنؑ کے اور شہید ہوئے دو بیٹے خود

عَلِيُّ الأَكْبَرُ فَإِنَّهُ قَاتَلَ بَيْنَ

امام حسینؑ کے ایک تو علی اکبر کہ وہ اپنے باپ کے سامنے خوب لڑے

يَدَيْ أَبِيهِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا وَعَبْدُ

یہاں تک کہ شہید ہوئے اور

اللهِ قُتِلَ صَغِيرًا بِكَرْبَلَاءَ جَرَّهُ

دوسرے عبداللہ بچے ہی مارے گئے کربلا میں اپنے باپ کی

سَهْمٌ شَقِيٌّ وَهُوَ فِي حَجْرِ أَبِيهِ فَقَتَلَهُ

گود میں تھے کہ ناگہاں تیر آ لگا ایک شقی کا سو شہید ہوئے اور

وَقُتِلَ مَعَهُ مُحَمَّدٌ وَعَوْنٌ ابْنَا

امام حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے محمد اور عون دو بیٹے

عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللهِ وَ

عبداللہ بن جعفر طیار کے اور عبداللہ اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲ ایک گاؤں کا ہے ساحر یہ وہاں کے لوگوں نے جمع ہو کر امام حسینؑ کو ایک قبر میں دفن کیا اور بنی ہاشم کو یکجا اور باقی گنج شہیداں کو یک جا دفن کیا ۱۲ التحریر

ف۱ اور باقی لوگ اولاد مہاجرین اور انصار میں سے امام کے ساتھ شہید ہوئے ۱۲

ف۲ جب علی اکبر شہید ہو چکے علی اوسط نے کہ ان کا لقب زین العابدین ہے اور واقعہ کربلا بیمار اور بہت زار و نزار تھے امام کے آگے آ کے عرض کی کہ اجازت دیجئے تو آپ کے حضور میں لڑ کے میں شہید ہوں آنحضرت نے فرمایا کہ اب تم ہی ہو گے رسول خدا کے اور بقیہ آل عبا کے ہو اگر تم بھی مارے گئے تو نسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالکل قطع ہو جائیگی تم سے ابھی بہت کام ہیں اور بہت تم کو صبر کرنا ہے ۱۲ دیگر کثیر روایات میں وارد ہوا ہے کہ حرملہ نے عمداً پانی مانگتے وقت آپ کو شہید کیا ۱۲ اجزاء الری

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَعْفَرُ بَنُوْ عَقِيْلِ

عبد الرحمٰن اور جعفر تین بیٹے عقیل

بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

بن ابی طالب رضی اللہ تعالے

عَنْهُمْ وَكَانَتْ شَهَادَتُهٗ يَوْمَ

عنہم کے ف۱ ان سب سے اور امام شہید ہوئے

عَاشُوْرَآءَ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ

دسویں تاریخ محرم ۶۱ھ اکسٹھ ہجری میں ف۲

مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ سِتَّةٌ

اور آپ کی عمر

وَّخَمْسُوْنَ سَنَةً وَّخَمْسَةُ اَشْهُرٍ

تھی چھپن ۵۶ برس اور

وَّخَمْسَةُ اَيَّامٍ وَّاَمَرَ الشَّقِیُّ ابْنُ

پانچ مہینے اور پانچ دن کی ف۳ اور ابن زیاد بدنہاد

ف۱ یعنے مسلم کے بھائی ۱۲ منہ رحمتہ اللہ تعالیٰ ف۲ جمعہ کے روز دو پہر ڈھلتے ۱۲ تحریر ف۳ صحیح معتمد یہ ہے کہ ولادت باسعادت آنحضرت کی پانچویں شعبان ۴ھ میں واقع ہوئی ۱۲ تحریر

زِيَادِ بِالرَّأْسِ الْمُكَرَّمِ فَدِيْرَ

کے حکم سے سر مبارک کو پھیرایا

بِهٖ فِي سِكَكِ الْكُوْفَةِ ثُمَّ

کوفے کی گلیوں میں پھر

اَرْسَلَهٗ مَعَ رُءُوْسِ سَائِرِ الشُّهَدَآءِ

بھیجدیا سر مبارک کو اور شہیدوں کے سروں

وَسَبَايَا اَهْلِ الْبَيْتِ اِلٰى يَزِيْدِ بْنِ

کے ساتھ اور اہلبیت کے قیدیوں کو یزید بن

مُعَاوِيَةَ مَعَ شِمْرِ ذِى الْجُوْشَنِ

معاویہ کے پاس ساتھ شمر ذی الجوشن کے

وَكَانَ بِدَمِشْقَ ثُمَّ وَجَّهَ ذُرِّيَّةَ

شہر دمشق میں پھر روانہ کیا یزید نے

الْحُسَيْنِ وَرَاْسَهٗ مَعَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ

اہلبیت اور سر مبارک حسینؑ کو ساتھ امام زین العابدین

اِلَى الْمَدِيْنَةِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ

کے مدینہ کی طرف ف۱ ہم سب اللہ ہی کے ہیں

رَاجِعُوْنَ ۞ وَاَمَّا اِخْبَارُ النَّبِيِّ

اور ہم سبکو اسی کی طرف پھر جانا ہے اور خبر دینا پیغمبر صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ

اللہ علیہ وسلم کا اس

الْوَاقِعَةِ الْهَائِلَةِ مِنْ جِهَةِ

واقعہ ہولناک سے بواسطے

الْوَحْيِ بِوَاسِطَةِ جِبْرَئِيْلُ وَغَيْرِهٖ

وحی لانے جبرائیل علیہ السلام وغیرہ

مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَمَشْهُوْرٌ مُّتَوَاتِرٌ

فرشتوں کے مشہور اور متواتر

مِّنْ ذٰلِكَ مَآ اَخْرَجَهُ ابْنُ سَعْدٍ

ہے ازانجملہ وہ حدیث جسکو روایت کی ابن سعد نے

پیشینگوئی

ف۱ سر مبارک کے دفن پر اختلاف ہے قرطبی نے لکھا ہے صحیح تر یہ ہے کہ یزید نے سر مبارک کو مدینہ منورہ میں بھیجا اور تجہیز و تکفین کر کے جنت البقیع میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کے پہلو میں دفن کیا اور خلاصۃ الوفا میں لکھا ہے کہ امام حسن علیہ السلام کے پہلو میں مدفون ہے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ یزید ہی کے خزانہ میں پایا اور سلیمان بن عبد الملک نے اپنے عہد میں خوشبو لگا کر اور کفن دیکر نماز جنازہ کی پڑھ کر مسلمانوں کے مقبرے میں دفن کیا اور کسی صحیح روایت میں نہیں ثابت ہوا کہ کربلا میں آپکے جسد مبارک کے پاس دفن

وَالطَّبَرَانِیُّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ

اور طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

تعالیٰ عنہا سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ

وسلم نے فرمایا کہ مجھکو خبر دی جبرائیل

اَنَّ ابْنِیْ الْحُسَیْنُ یُقْتَلُ بَعْدِیْ

نے کہ میرا بیٹا حسینؑ مارا جائے گا میرے بعد

بِاَرْضِ الطَّفِّ وَجَآءَنِیْ بِهٰذِهٖ

زمین طف[1] میں ف۱ اور میرے پاس یہ مٹی

التُّرْبَةِ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهَا مَضْجَعُهٗ

لائے جبرئیل اور مجھے کہا کہ یہی ان کے لیٹنے

وَمِنْهُ مَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ

کی جگہ ہے ف۲ اور از انجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی

ف۱ طف نام ہے ایک جگہ کا کوفے کے پاس ۱۲ ق کہ اب اس کا نام کربلا مشہور ہے ۱۲ ف۲ یعنی جہاں شہید ہوں گے اور مدفون ہوں گے وہیں کی یہ مٹی ہے ۱۲ تحریر

[1] طف نہر کے کنارہ کو کہتے ہیں کربلا چونکہ نہر فرات کے کنارہ واقع تھی اس لئے اس کا نام طف بھی ہے ۱۲ جزائری

الحَاكِمُ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ

ابو داؤد نے اور حاکم نے ام فضل بنت حارث سے ف۱ کر

الحَارِثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَائِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آئے جبرائیل پھر مجھے خبر

اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ ھٰذَا یَعْنِی

دی کہ میری امت قریب ہے کہ قتل کرے میرے اس

الْحُسَیْنَ وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ مِّنْ

بیٹے کو یعنے حسینؑ کو اور مجھے دی تھوڑی سی مٹی سرخ اس

تُرْبَتِہٖ حَمْرَآءَ وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ

زمین کی ف۲ اور روایت کی امام احمد بن حنبل

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ف۱ یعنے عبداللہ بن عباس کی والدہ حضرت ام المومنین میمونہ کی ہمشیرہ ہے ۱۲ تحریر الشہادتین

ف۲ یعنے زمین مقتل امام حسین علیہ السلام کی ۱۲ تحریر

قَالَ لَقَدْ دَخَلَ عَلَیَّ الْبَیْتَ مَلَكٌ

نے کہ بے بیشک میرے گھر میں آیا ایک فرشتہ

لَمْ یَدْخُلْ عَلَیَّ قَبْلَهَا فَقَالَ لِی

کہ کبھی میرے پاس نہ آیا تھا پہلے سو کہا مجھ سے کہ

اِنَّ ابْنَكَ هٰذَا یَعْنِیْ حُسَیْنًا مَقْتُوْلٌ

آپ کا یہ بیٹا یعنی حسینؓ مارا جائے گا اور اگر آپ چاہیں

وَاِنْ شِئْتَ اَرَیْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ

تو دکھاؤں آپ کو اس زمین کی مٹی

الْاَرْضِ الَّتِیْ یُقْتَلُ بِهَا فَاَخْرَجَ

جہاں یہ مارا جائے گا. پھر نکالی تھوڑی سی مٹی

تُرْبَةً حَمْرَآءَ وَاَخْرَجَ الْبَغَوِیُّ

سرخ اور روایت کی امام محی السنۃ بغوی نے

فِیْ مُعْجَمِهٖ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ

اپنے معجم میں ۱ حضرت انسؓ کی حدیث

۱ معجم اس حدیث کی کتاب کو کہتے ہیں کہ راویوں کے ناموں پر اس کی ترتیب ہو ۱۲ تحریر

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ اسْتَاذَنَ

سے کہ کہا انس رضؓ نے اذن مانگا مینھہ کے موکل

مَلَكُ الْمَطَرِ رَبَّهٗ اَنْ يَزُوْرَ النَّبِيَّ

فرشتہ نے اپنے پروردگار سے اس بات کا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهٗ

کہ زیارت کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سو اسکو اجازت

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

ہوئی اور اسوقت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت

بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ

ام سلمہ کے گھر میں تھے سو فرمایا رسول خداؐ نے اے

اِحْفَظِيْ عَلَيْنَا الْبَابَ لَا يَدْخُلُ

ام سلمہؓ دروازے سے خبر ہو کوئی آنے نہ پائے پھر اسی

اَحَدٌ فَبَيْنَا هِيَ عَلَى الْبَابِ اِذْ دَخَلَ

اثنا میں کہ دروازے پر نگہبان تھیں یکایک آگر

الحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاقْتَحَمَ

امام حسین علیہ السلام بزور اندر چلے

فَوَثَبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

گئے پھر کودنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

وآلہٖ وسلم پر سو رسول خدا صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْثِمُهٗ

علیہ وسلم ان کو گود میں لیکے

وَيُقَبِّلُهٗ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ اَتُحِبُّهٗ

چومنے لگے تب کہا حضرت صلعم سے فرشتے نے کہ آپ

قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهٗ

انکو پیار کرتے ہیں فرمایا ہاں فرشتے نے کہا آپکی امت عنقریب

وَاِنْ شِئْتَ اُرِيْكَ الْمَكَانَ

انکو مار ڈالے گی اور آپ چاہیں تو آپ کو وہ مکان دکھادوں

اے فوثب علی رسول اللہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ پھر لپکے رسول اللہؐ کے اوپر" ۱۲ جزائری

الَّذِیْ یُقْتَلُ بِہٖ فَاَرَاہُ فَجَآءَ

جہاں یہ مارے جائیں گے سو آپ کو لاکر دکھائی در دری

بِسَھْلَۃٍ اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ فَاَخَذَتْہُ

باو ف یا مٹی سرخ پھر اس بالو

اُمُّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

فَجَعَلَتْہُ فِیْ ثَوْبِھَا قَالَ ثَابِتٌ

نے اپنے کپڑے میں لے لیا ثابت نے

کُنَّا نَقُوْلُ اِنَّھَا کَرْبَلَآءُ

کہا ہم کہا کرتے تھے کہ وہ زمین کربلا ہے

وَاَخْرَجَہٗ اَیْضًا اَبُوْحَاتِمٍ فِیْ

اور اسی کو روایت کیا ہے ابو حاتم نے اپنی

صَحِیْحِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃِ اِبْنِ اَحْمَدَ

صحیح میں اور امام احمد کے

ف سہلہ ساتھ کسرہ سین کے دُرْدُری بالو ۱۲ شک ہے راوی کو کہ انس رضی اللہ عنہ نے سہلہ کی لفظ کہی ہے یا تراب احمر کہے ۱۲ تحریر الشہادتین

+++

فِیْ زِیَادَۃِ الْمُسْنَدِ قَالَ ثُمَّ نَاوَلَنِیْ

بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند میں یوں روایت

کَفًّا مِّنْ تُرَابٍ اَحْمَرَ وَاَخْرَجَ

کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے پھر مجھے ایک مٹھی دی سرخ مٹی

الْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ

کی اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بیٹی

بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ دَخَلْتُ

حارث سے آگئی میں پاس جناب

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ یَوْمًا بِالْحُسَیْنِ فَوَضَعْتُہٗ

ایک دن حسین کو لیکر پس رکھ

فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ حَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَۃٌ

دیا میں نے حسین کو حضرت کی گود میں پھر جو دیکھوں میں ف

ف یعنے اور کام میں مشغول ہو گئی تھی پھر جو میری نظر پڑی تو کیا دیکھوں کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں ۱۲ تحریر

فَاِذَا عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُھْرِقَانِ مِنْ

وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں

الدُّمُوْعِ فَقَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ

پھر فرمایا حضرت نے کہ مجھکو جبرائیل

فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ تَقْتُلُ ابْنِیْ

نے خبر دی ہے کہ میری امت شہید کریگی اس میرے

ھٰذَا وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ مِّنْ تُرْبَتِہٖ

بیٹے کو اور دی ہے مجھکو جبرائیلؑ نے اس کے مقتل کی

حَمْرَآءَ وَاَخْرَجَ ابْنُ رَاھَوَیْہِ

مٹی سرخ اور روایت کی اسحاق بن راہویہ

وَالْبَیْھَقِیُّ وَاَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رض

اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت ام سلمہ سے کہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

حضرت پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ و

سَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ یَوْمٍ فَاسْتَیْقَظَ

سلم کروٹ سوتے تھے ایک دن سو جاگ پڑے

وَھُوَ خَاسِرٌ وَّفِیْ یَدِہٖ تُرْبَۃٌ

اور آپ غمگین تھے اور آپ کے ہاتھ میں سرخ مٹی

حَمْرَاءُ یُقَلِّبُھَا قُلْتُ مَا ھٰذِہٖ

تھی کہ اس کو الٹتے پلٹتے تھے میں نے پوچھا یہ کیا مٹی ہے

اَلتُّرْبَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ

یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا

اَخْبَرَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّ ھٰذَا یَعْنِیْ

کہ خبر دی مجھکو جبرائیل نے کہ حسینؑ

الْحُسَیْنَؑ یُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ

مارا جائے گا عراق کی زمین پر

وَھٰذِہٖ تُرْبَتُھَا وَاَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ

اور یہ مٹی وہیں کی ہے اور روایت کی بیہقی

وَاَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ

اور ابو نعیم نے انسؓ سے کہ کہا

اِسْتَاْذَنَ مَلَکُ الْمَطَرِ رَبَّہٗ

اجازت مانگی فرشتہ مینھہ برسانیوالے نے اپنے

اَنْ یَّاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

پروردگار سے رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَہٗ فَدَخَلَ الْحُسَیْنُ

وسلم کے پاس آنے کو اجازت ہوئی پھر آئے

فَجَعَلَ یَقَعُ عَلٰی مَنْکِبِ النَّبِیِّ

حسینؓ جھومنے لگے مونڈھے پر نبی صلی اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمَلَکُ

علیہ و سلم کے سو پوچھا اس فرشتے نے

اَتُحِبُّهُ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ

کہ آپ اس لڑکے سے پیار کرتے ہیں فرمایا حضرت ؐ نے

وَسَلَّمَ نَعَمۡ قَالَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ تَقۡتُلُهٗ

ہاں اس نے کہا آپکی امت اس کو قتل کرے گی

وَاِنۡ شِئۡتَ اُرِیۡكَ الۡمَكَانَ الَّذِیۡ

اور اگر آپ چاہیں تو میں آپکو دکھلادوں مکان جہاں

یُقۡتَلُ فِیۡهِ فَضَرَبَ بِیَدِهٖ فَاَرَاهُ

یہ مارا جائے گا پھر اس نے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت

تُرَابًا اَحۡمَرَ فَاَخَذَتۡهُ اُمُّ سَلَمَةَ رضؓ

کو مٹی سرخ دکھلائی پھر لے لیا مٹی کو حضرت ام سلمہؓ نے

فَصَرَّتۡهُ فِیۡ ثَوۡبِهَا فَكُنَّا نَسۡمَعُ

پھر اپنے کپڑے میں پوٹلی باندھ رکھی تھی انسؓ نے کہا

اَنَّهٗ یُقۡتَلُ بِكَرۡبَلَاءَ وَاَخۡرَجَ

ہم سنا کرتے تھے کہ حسینؓ شہید ہونگے کربلا میں اور روایت

أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

کی ابو نعیم نے کہ حضرت ام سلمہؓ نے کہا کہ حسن

كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ

اور حسینؑ میرے گھر میں

فِي بَيْتِي فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ

کھیلتے تھے پھر اترے جبرائیل سو کہنے لگے

يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أُمَّتَكَ تَقْتُلُ ابْنَكَ

یا محمد آپ کی امت شہید کرے گی اس

هٰذَا مِنْ بَعْدِكَ وَأَوْمٰى إِلَى الْحُسَيْنِ

بیٹے کو آپ کے بعد اور اشارہ کیا طرف حسینؑ

وَأَتَاهُ بِتُرْبَةٍ فَشَمَّهَا ثُمَّ قَالَ

کی طرف اور دی آپکو تھوڑی سی مٹی سو حضرت نے اسکو سونگھا پھر

رِيحُ كَرْبٍ وَّبَلَاءٍ وَّقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ

فرمایا اس میں سے بو آتی ہے رنج و بلا کی اور فرمایا اے ام سلمہ

إِذَا تَحَوَّلَتْ هٰذِهِ التُّرْبَةُ

جب ہو جاوے یہ مٹی خون

دَمًا فَاعْلَمِي أَنَّ ابْنِي قَدْ قُتِلَ

تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا پھر میں نے

فَجَعَلْتُهَا فِي قَارُوْرَةٍ وَاَخْرَجَ ابْنُ

اس مٹی کو ایک شیشے میں بند کر رکھا ف ۱ اور روایت کی

عَسَاكِرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ

ابن عساکر نے امام حسن کے پوتے محمد سے کہا انہوں نے

حَسَنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ الْحُسَيْنِ ؑ

ہم تھے ساتھ امام حسین کے

بِنَهْرِي كَرْبَلَاءَ فَنَظَرَ إِلَى الشِّمْرِ

کربلا کی دو نہروں پر ف ۲ پھر دیکھا امام ؑ نے شمر

ذِي الْجَوْشَنِ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ

ذی الجوشن کو سو فرمایا سچا ہے اللہ اور

ف ۱ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب دن حسین ؑ مارے گئے وہ مٹی خون ہو گئی ۱۲ التحریر

ف ۲ حضرت ام سلمہ رضی سے یہ بھی روایت ہے کہ حسین کی شب شہادت کو میں نے ایک آواز غیب سے سنی کہ کوئی کہتا تھا شعر اَیُّہَا الْقَاتِلُوْنَ جَہْلًا حُسَیْنًا اے کشندگان حسین ؑ از نادانی اَبْشِرُوْا بِالْعَذَابِ وَالتَّذْلِیْلِ مژدہ ہو تمکو عذاب اور ذلت کا قَدْ لُعِنْتُمْ عَلٰی لِسَانِ ابْنِ دَاوٗدَ بیشک ملعون ہوئے سلیمان کی زبان پر وَمُوْسٰی وَحَامِلِ الْاِنْجِیْلِ اور موسیٰ و عیسیٰ کی زبان پر یعنی امام حسین کے قاتلوں پر حضرت سلیمان اور حضرت عیسےٰ سب نے لعنت کی ۱۲ تحریر و صواعق محرقہ

وَرَسُولُهٗ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

اور اس کا رسول فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی كَلْبٍ

علیہ وآلہ وسلم نے گویا کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک کتا

اَبْقَعَ يَلِغُ فِیْ اَهْلِ بَيْتِیْ وَكَانَ

ابلق منہ ڈالتا ہے میری اہلبیت کے خون میں

شِمْرٌ اَبْرَصَ وَاَخْرَجَ ابْنُ السَّكَنِ

اور تھا شمر ذی الجوشن کوڑھی ول اور روایت کی ابن سکن

وَالْبَغَوِیُّ فِی الصَّحَابَةِ وَاَبُوْنُعَيْمٍ

اور بغوی نے کتاب الصحابہ میں اور ابو نعیم نے

مِّنْ طَرِيْقِ سُخَيْمٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ

سخیم سے کہ انس بن حارث نے

الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

کہا کہ میں نے سنا جناب رسالت پناہ

ول یعنی حضرت نے فرمایا تھا کہ قاتل اہل بیت کا سفید داغ والا ہو گا سو وہ شخص وہی ہے ۱۲ منہ رحمٰن فی الواقعہ یہ ملعون الاشقیوں کی نسبت زیادہ تر حریص خون اہلبیت کا تھا اس واسطے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کتا کہکر تعبیر کی ۱۲ تحریر.

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ یہ بیٹا

هٰذَا يُقْتَلُ بِاَرْضٍ يُّقَالُ لَهَا

میرا ف۱ مارا جائے گا اس زمین میں جس کا نام

كَرْبَلَاءُ فَمَنْ يَّشْهَدُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

کربلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے

فَلْيَنْصُرْهُ فَخَرَجَ اَنَسُ بْنُ الْحَارِثِ

وہاں موجود ہو اس کی مدد کرے سو گئے انس بن حارث

اِلٰى كَرْبَلَاءَ فَقُتِلَ بِهَا مَعَ

کربلا کو اور شہید ہوئے امام

الْحُسَيْنِ وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ اَبِيْ

حسینؑ کے ساتھ ف۲ اور روایت کی بیہقی نے

سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْحُسَيْنَ

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ حسین آئے

ف۱ یعنی حسینؑ ۱۲ مترجم

ف۲ اگرچہ حدیث احاد ہے اس پر عمل ہر ایک کو واجب نہ تھا مگر جس نے کہ اس بات کو مخبر صادق سے سنا اس پر شریک ہونا واجب ہو گیا ۱۲ تحریر

اے احاد کب ہے؟ ذرا تحایکہ خود کہہ آئے ہیں۔ اما اخبار النبی ص بہذہ الواقعۃ من جہۃ الوحی فمشہود متواتر (دیکھو ص۶۶) اگر مطلب یہ ہے کہ نصرت کا حکم احاد ہے تو یہ اس سے بھی عجیب تر ہے کیونکہ اسکے معنی یہ ہونگے کہ آنحضرت نے مسلمانوں سے فرمایا کہ جب میرا فرزند بے جرم و خطا ذبح کیا جائے تو تم تکڑے تماشہ دیکھتے رہنا (۱۲ جزائری)

دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ جِبْرَئِيْلُ فِيْ مَشْرَبَةِ

کے اور آپ کے پاس جبرائیلؑ تھے حضرت

عَائِشَةَ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُ سَتَقْتُلُهٗ

عائشہؓ صدیقہ کے بالاخانہ پر سو کہا جبرئیل نے قریب

أُمَّتُكَ وَإِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِالْأَرْضِ

شہید کرے گی اس کو آپ کی امت اور آپ چاہیں تو

الَّتِيْ يُقْتَلُ فِيْهَا وَأَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ

میں بتاؤں آپ کو وہ زمین جس میں یہ شہید ہو گا اور جبرئیل نے

إِلَى الطَّفِّ بِالْعِرَاقِ فَأَخَذَ تُرْبَةً

ہاتھ سے اشارہ کیا طرف جنگل میدان عراق کے ف پھر

حَمْرَاءَ فَأَرَاهُ إِيَّاهَا وَأَخْرَجَهٗ مِنْ

لیکر وہاں کی مٹی سرخ دکھلائی حضرت کو اور بیہقی

ف جس کا نام کربلا ہے ۱۲ تحریر

طَرِيقٌ اٰخَرُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ
نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہوں نے

عَائِشَۃَ مَوْصُوْلًا وَّ اَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ
حضرت عائشہؓ سے موصول بھی روایت کی ہے ف

عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ
اور روایت کی بیہقی نے شعبی سے کہا اس نے کہ عبد اللہ

قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاُخْبِرَ اَنَّ الْحُسَیْنَ
بن عمر آئے مدینے میں پھر خبر پائی کہ جناب امام حسین

قَدْ تَوَجَّہَ اِلَی الْعِرَاقِ فَلَحِقَہٗ فِیْ
جاتے ہیں عراق کی طرف سو جا ملے عبد اللہ بن عمرؓ

مَسِیْرَۃِ لَیْلَتَیْنِ مِنَ الرَّبَذَۃِ فَقَالَ
امامؑ سے اس مقام میں جہاں سے ربذہ ؎ دو منزل تھا

لَہٗ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی خَیَّرَ نَبِیَّہٗ بَیْنَ
پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے امام سے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر کو

ف جس حدیث میں اس صحابی کا نام مذکور ہو جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اس کو موصول کہتے ہیں اور جس میں وہ مذکور نہ ہو وہ مرسل ہے تو پہلی سند مرسل ہے اور دوسری موصول ۱۲

؎ ربذہ بالتحریک نام ہے ایک جگہ کا تین منزل مدینے میں سے عراق کی طرف کہ وہاں ابوذر غفاریؓ کی قبر ہے ۱۲ تحریر

الدُّنیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَاخْتَارَ الْاٰخِرَۃَ

اختیار دیا دنیا اور آخرت میں سو اختیار کیا حضرت نے

وَلَمْ یُرِدِ الدُّنْیَا وَاِنَّکُمْ بَضْعَۃٌ مِّنْہُ

آخرت کو اور نہ چاہا دنیا کو اور تم حضرت کے جگر

وَاللّٰہِ لَا یَلِیْہَا اَحَدٌ مِّنْکُمْ اَبَدًا

پارہ ہو واللہ نہ ملیگی[1] دنیا کسی کو تم میں سے کبھی اور جدا جو کی

وَمَا صَرَفَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُمْ

ہے حکومت دنیا کی اللہ تعالیٰ نے تم سے تو اس میں

اِلَّا الَّذِیْ ہُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ فَارْجِعُوْا

کچھ بہتری چاہی ہے تمہارے واسطے سو پلٹ جاؤ[1]

فَاَبٰی فَاعْتَنَقَہٗ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ

پھر امام نے پلٹنے کا ارادہ نہ کیا تب امام سے گلے لگ کر لے

اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ قَتِیْلٍ

عبد اللہ بن عمر اور کہا تمکو سپرد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کیلئے لے شہید ہونیوالے

ف۱ یعنی اہل کوفہ کی اطاعت اور محبت پر اعتماد نہ کرو ۱۲ عفنہ رح

ف۲ عبد اللہ بن عمر رضہ کا یہ کلمہ تاسف کا زبان پر لانا کئی وجہ سے تھا ایک شہرہ خبر شہادت امام کا قدیم سے دوسرے بنظر بیوفائی اور بدعہدی اہل کوفہ کے تیسرے بسبب بے سامانی جناب امام پر رفاقت کا مانع ہونا رضہ ان کا اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن حنفیہ وغیرہ صحابہ کبار اور اقربائے نامدار کا یہ ہوا کہ سامان سفر اور مقابلہ کا مہیا نہ ہوتا تھا اور کوفیوں کے قول اور اقرار کا ان سب کے نزدیک اعتبار نہ تھا علاوہ اس کے یہ بھی تعین نہ تھا کہ اسی سفر میں امام شہید ہونگے ورنہ اس رفاقت سے کوئی محروم نہ رہتا ۱۲ تحریر۔

---

[1] فکر ہر کس بقدر ہمت اوست کی بنا پر ہر شخص اپنے ہی نقطہ نظر سے سوچتا ہے جسطرح رسول اللہ صلعم کی کوششوں کو بعض لوگ جذبہ ملک گیری سے تعبیر کرتے ہیں اسیطرح نواسہ رسول کے جہاد کو بھی یہی الزام لگاتے ہیں حالانکہ یہ کسی دنیاوی غرض کیلئے نہ تھا نہ وہ عبد اللہ بن عمر ... ذرا اونچا ہو کر دیکھتے تو انہیں معلوم ہو جاتا (بقیہ حاشیہ ص ۸۳ پر)

وَاَخْرَجَ الْحَاکِمُ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ

اور روایت کی حاکم نے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ

قَالَ کُنَّا مَا نَشُکُّ وَاَهْلُ الْبَیْتِ

کہا ہم کو شک نہ تھی اور اہل بیت بکثرت

مُتَوَافِرُوْنَ اَنَّ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ

تھے اس میں کہ حسینؓ شہید ہونگے کربلا میں

بِالطَّفِّ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ

اور روایت کی ابو نعیم نے

یَحْیَی الْحَضْرَمِیِّ اَنَّهٗ سَافَرَ مَعَ عَلِیٍّؓ

یحیی حضرمی سے کہا یحییٰ نے کہ میں نے سفر کیا حضرت

اِلٰی صِفِّیْنَ فَلَمَّا حَاذٰی نِیْنَوٰی[ع]

علیؓ کے ساتھ صفّین کی طرف پھر جب برابر پہنچے نینوا کے تو حضرت

نَادٰی صَبْرًا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بِشَطِّ

امیرؓ نے پکار کر فرمایا کہ صبر کیجو اے ابا عبد اللہ فرات کنارے پر

ع نینوی بکسر اول نام ہے ایک جگہ کا کہ وہاں حضرت یونسؑ کی قبر ہے ۱۲-

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۲ سے آگے

کہ امام حسینؓ کا مقام بلند رسول اللہ صلعم کے دوشِ اقدس پر ہے انہوں نے آنحضور کی آغوش رحمت میں پرورش پائی ہے! پھر اگر ان کا یہ اقدام طلب دنیا کیلئے ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر ان کے قتل کو بار بار شہادت کے نام سے کیوں تعبیر کیا جاتا! کیا حسینؓ یا دوسرے اہلبیت رسول کے علاوہ جو آپکے بعد قتل ہوئے کسی اور کیلئے رسول نے "شہید" کا لفظ استعمال کیا ہے؟ ۱۲ جزائری

له نینوی کربلا کو بھی کہتے ہیں۔ ۱۲ جزائری

الفُرَاتِ قُلْتُ مَاذَا قَالَ اِنَّ

فرات کے میں نے عرض کیا یہ کیا آپ نے فرمایا کہا کہ

النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا ہے مجھ

حَدَّثَنِیْ جِبْرَئِیْلُ اَنَّ الْحُسَیْنَ

سے جبرئیل نے کہ حسینؑ

یُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ وَاَرَانِیْ

شہید ہوگا کنارے پر فرات کے اور دکھلائی مجھکو

قَبْضَۃً مِّنْ تُرْبَتِہٖ وَاَخْرَجَ اَبُوْ

مٹھی بھر مٹی وہاں کی اور روایت

نُعَیْمٍ عَنْ اَصْبَغَ بْنِ نُبَاتَۃَ قَالَ

کی ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ ہم آئے

اَتَیْنَا مَعَ عَلِیٍّؓ عَلٰی مَوْضِعِ قَبْرِ الْحُسَیْنِ

تھے حضرت علی کے ساتھ قبرگاہ حسین پر سو

فَقَالَ هٰهُنَا مُنَاخُ رِكَابِهِمْ وَمَوْضِعُ

کہا جناب امیرؑ نے کہ یہ شہیدوں کے اونٹ بندھنے کا مقام ہے

رِحَالِهِمْ وَمُهْرَاقُ دِمَائِهِمْ

اور یہ کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور یہ انکے خون بہنے کا مقام ہے کتنے

فِئَةٌ مِّنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

جو ان محمد کے اہلبیت سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْتَلُوْنَ بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ

اس میدان میں مارے جائیں گے جن پر

تَبْكِي عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ

رو دے گی آسمان اور زمین اور روایت صحیح کی

وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ عَنِ

حاکم نے

ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى

عبداللہ بن عباس رضؓ سے کہ وحی بھیجی اللہ تعالےٰ نے

اِلَىٰ مُحَمَّدٍ اِنِّیْ قَتَلْتُ یَحْیٰی بْنَ زَکَرِیَّا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ

سَبْعِیْنَ اَلْفًا وَّاِنِّیْ قَاتِلٌ بِاِبْنِ بِنْتِکَ

میں نے مارے یحیی بن زکریا کے عوض

سَبْعِیْنَ اَلْفًا وَّسَبْعِیْنَ اَلْفًا وَّاَخْرَجَ

ستر ہزار ف۱ اور میں مارنے والا ہوں تیرے نواسے

اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار ف۲ اور روایت کی احمد

قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ

اور بیہقی نے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا کہ دیکھا میں نے

وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ ذَاتَ یَوْمٍ نِصْفَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ایک دن دوپہر کو بال بکھرے

النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِیَدِہٖ قَارُوْرَةٌ

ہوئے گرد آلودہ آپ کے ہاتھ میں شیشہ ہے اس میں خون بھرا ہے

ف۱ قوم یہود میں سے ۱۲ تحریر

ف۲ یعنے ایک لاکھ چالیس ہزار چنانچہ یہ امر مختار ثقفی اور سفاح عباسی کے ہاتھوں سے ظاہر ہوا اور اس سے عظمت اور وجاہت جناب سید المرسلین کی اور شدت عذاب آخروی قاتلین حسین علیہ السلام کی معلوم کیا چاہیئے ۱۲ تحریر الشہادتین

فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ قَالَ

میں نے کہا کہ یہ کیا ہے حضرتؐ نے فرمایا

دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ

یہ خون حسینؓ اور اس کے ساتھیوں کا ہے میں اٹھاتا

اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيْ

ہوں اسے آج صبح سے ابن عباس کہتے ہیں کہ یاد

ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَوَجَدْتُ قَدْ

رکھا میں نے اس وقت کو پھر خبر پہنچی مجھکو کہ حسین

قُتِلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ

شہید ہوئے اسی دن[1] اور روایت کی حاکم

وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

اور بیہقی نے ام سلمہ سے کہا انہوں نے

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[1] یعنے جس دن یہ خواب دیکھا تھا ۱۲ تحریر

عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِي الۡمَنَامِ وَعَلٰى رَاۡسِهٖ

کو خواب میں کہ آپ کا سر اور

وَلِحۡيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلۡتُ مَالَكَ

ڈاڑھی خاک آلودہ ہے میں نے کہا کیا حال ہے

يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدۡتُ

یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ میں گیا

قَتۡلَ الۡحُسَيۡنِ اٰنِفًا وَاَخۡرَجَ الۡبَيۡهَقِيُّ

تھا مقتل حسین پر ابھی ف اور روایت کی بیہقی

وَاَبُوۡ نُعَيۡمٍ عَنۡ بُصۡرَةَ الۡاَزۡدِيَّةِ

اور ابو نعیم نے لبصرہ ازدیہ سے

قَالَتۡ لَمَّا قُتِلَ الۡحُسَيۡنُ مَطَرَتِ

کہا جب شہید ہوئے حسینؑ تو برسا

السَّمَاۤءُ دَمًا فَاَصۡبَحۡنَا وَحِبَابُنَا

آسمان سے خون صبح کی ہم نے تو ہمارے

ف۱ جنگ بدر میں کفار مکہ کے ساتھ حضرت عباسؓ بن عبد المطلب حالت کفر میں جب اسیر ہو کر آئے تھے تو ان کے صدائے آہ و نالہ سے تمام شب جناب رسالت مآبؐ نے آرام نہ فرمایا تھا اور وحشی قاتل امیر حمزہؓ کی صورت سے باوصف ایمان لانے اور توبہ کرنے کے آنحضرتؐ متنفر تھے اب غور کیا جائے کہ عترت طاہرہ کی تشنگی اور نونہالان باغ نبوت علی الخصوص جناب سید الشہداء کے قتل اور قمع اور بعد ان کی اہلبیت کا بے پردہ اور بے سایہ اونٹوں پر دھوپ میں سوار کرکے جانا وغیرہ واقعات کربلا سے کیا کیا کچھ رنج اور صدمہ عنصر لطیف روح شریف کو نہ ہوا ہو گا کہ عقل بشر اسکے دریافت کرنے سے عاجز ہے شاہد اس حال کا ہے جو کچھ عبد اللہ بن عباس اور ام سلمہؓ نے رویائے صادقہ میں صورت مثالی کے

ہ روح مقدس کو دیکھا کہ پریشان اور چہرہ غبار آلودہ ہاتھ میں شیشہ خون شہداء سے بھرا ہوا مقتل امام حسینؑ سے تشریف لائے ہیں حقیقت یوں ہے کہ ایسا سانحہ

ہوش ربا حضرت آدم کے وقت سے اس دم تک کسی نبی کے اہل بیت پر نہیں گذرا خون رونا آسمان اور زمین کا بقیہ

وَجِرَارُنَا وَكُلُّ شَيْءٍ لَنَا مَلْاٰنَ

مٹکے اور گھڑے اور برتن ہمارے لبالب تھے

دَمًا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ

خون سے اور روایت کی بیہقی نے اور ابو نعیم نے

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ يَوْمَ

زہری سے . کہا زہری نے مجھکو خبر پہنچی ہے

قُتِلَ الْحُسَيْنُ لَمْ يُقْلَبْ حَجَرٌ

کہ جس دن شہید ہوئے حسینؓ جو پتھر کہ اٹھایا جاتا

مِّنْ اَحْجَارِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ اِلَّا

تھا بیت المقدس میں اس کے

وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ وَاَخْرَجَ

تلے نکلتا تھا خون تازہ سرخ اور روایت کی

الْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ حِبَّانَ قَالَتْ يَوْمَ

بیہقی نے ام حبان سے کہا جس دن

بقیہ ص۸۸ سے آگے

اور سیاہ ہونا تمام دنیا کا تین دن تک اور چکنا خون کا ہر درخت اور پتھر اور دیوار وغیرہ سے بلکہ اگر اسی دم حشر برپا ہوتا اور ہر شقی اپنی سزائے اعمال میں اسی وقت ہی گرفتار ہوتا تو کچھ عجب نہ تھا پر قیامت قریب ہے اور حق تعالےٰ نے ہر چیز کا ایک وقت مقرر کیا ہے ۱۲ تحریر الشہادتین۔

قُتِلَ الحُسَینُ اَظلَمَتْ عَلَینَا

شہید ہوئے حسینؓ اندھیرا رہا ہم پر

ثَلٰثًا وَلَمْ یَمَسَّ مِنَّا اَحَدٌ مِّنْ

تین دن اور نہ ملی کسی نے

زَعْفَرَانِهِمْ شَیْئًا یَجْعَلُهٗ عَلٰی

زعفران اپنی سے کچھ منہ پر الاکہ

وَجْهِهٖ اِلَّا احْتَرَقَ وَلَمْ یُقْلَبْ

اس کا منہ جل گیا اور جو اٹھایا

حَجَرُ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ اِلَّا وُجِدَ

پتھر بیت المقدس کا نکلا اس کے

تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِیْطٌ وَاَخْرَجَ الْبَیْهَقِیُّ

نیچے خون تازہ سرخ ف اور روایت کی بیہقی

عَنْ جَمِیْلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ اَصَابُوْا

نے جمیل بن مرہ سے کہا پکڑے گئے زید

ف اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ تمام دنیا میں جہاں کا پتھر اٹھایا اس کے نیچے خون تازہ سرخ تھا ۱۲ تحریر

إبلاً في عسكر الحسين يوم قتل

کے لشکر والے کئی اونٹ لشکر حسینؓ سے جس دن شہید

نحروها وطبخوها فصارت

ہوئے حسینؓ پھر ذبح کیا انکو اور پکایا سو وہ ایسے کڑوے

مثل العلقم فما استطاعوا أن

ہوئے جیسے اندراین کا پھل پھر ان کو کوئی نہ کھا

يسيغوا منها شيئاً وأخرج البيهقي

سکا اور روایت کی بیہقی نے اور

وأبو نعيم عن سفيان قال حدثتني

ابو نعیم نے سفیان سے کہا یوں نقل کیا مجھ

جدتي قال لقد رأيت الورس

سے میرے دادا نے کہ دیکھا میں نے ورس کو کہ ہوگئی

عاد رماداً ولقد رأيت اللحم

راکھ ف اور دیکھا میں نے گوشت گویا اس میں

ف صواعق محرقہ کے ترجمے میں لکھاہے کہ قافلہ والے ورس بھر کے یمن کو جاتے تھے تھوڑے راہ میں ان کا یزید کے لشکر کا ساتھ رہا سو یزیدیوں کی شامت سے ان کی ورس سب راکھ ہو گئی اور بعضے کہتے ہیں جو ورس کہ لشکر یزید میں تھی راکھ ہو گئی اور جس اونٹ کو ذبح کیا اس میں سے آگ نکلتی تھی ۱۲ تحریر

كَانَّ فِيهِ النَّارَ حِينَ قُتِلَ الحُسَينُ

آگ بھری ہے جس دن شہید ہوئے حسینؓ اور

وَاَخرَجَ البَيهَقِيُّ عَن عَلِيِّ بنِ مُسهِرٍ

روایت کی بیہقی نے علی بن مسہر سے

قَالَ حَدَّثَتنِي جَدَّتِي قَالَت كُنتُ

کہا اس نے سنا میں نے اپنی دادی سے

اَيَّامَ قَتلِ الحُسَينِ جَارِيَةً شَابَّةً

اس نے کہا کہ تھی میں جب شہید ہوئے حسینؓ لڑکی نوجوان

فَكَانَتِ السَّمَاءُ اَيَّامًا تَبكِي

سو چند روز آسمان رویا کیا امام پر ف

لَهُ وَاَخرَجَ اَبُو نُعَيمٍ مِّن طَرِيقِ

اور روایت کی ابو نعیم نے کرسنا

سُفيَانَ عَن جَدَّتِهٖ قَالَت

سفیان نے اپنی دادی سے کہ اس نے کہا

ف یعنی خون برسا اور نشانی اسکی یعنی سرخی کی آسمان کے کناروں پر چھ مہینے تک رہی اور بعضے کہتے ہیں کہ آسمان سے سات دن تک ایسا خون برسا کہ اس کے اثر سے دیواریں اور عمارتیں ہم رنگ پھول گل انار کے ہو گئی تھیں اور جو کپڑا اس سے رنگین ہوا اس کی سرخی ٹکڑے ٹکڑے ہونے تک نہ گئی (فائدہ) ابن سیرین اور ابن سعد سے منقول ہے کہ سرخی شفق کی آسمان کے کناروں پر امام حسینؓ کی شہادت سے پہلے اس کا وجود نہ تھا۔ (فائدہ) ابن جوزی نے کہا ہے آسمان کی سرخی کا بھید یہ تھا کہ جب کوئی غضبناک ہوتا ہے خون جوش میں آتا ہے اور اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور حقتعالے جسم اور عوارض جسمانی سے منزہ ہے تو اس نے اپنے غضب کے اظہار کیواسطے تمام آسمان کو سرخ کردیا اور یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ امام حسینؓ کے قتل کیدن سورج گہن اسطرح کا ہوا کہ دوپہر کو تارے نظر آنے لگے اور لوگوں کو گمان ہوا کہ قیامت شاید آج ہی قائم ہوئی ۱۲ تحریر و صواعق محرقہ

شَهِدَ رَجُلَانِ قَتْلَ الْحُسَيْنِ
دو آدمی جو قتل حسین میں شریک تھے سو ایک کا
فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَطَالَ ذَكَرُهٗ
آلہ اتنا بڑھ گیا آلۂ تناسل کہ
حَتّٰى كَانَ يَلُفُّهٗ وَاَمَّا الْاٰخَرُ
اپنی کمر سے باندھ لیتا تھا ف۱ اور دوسرے کو
فَكَانَ يَسْتَقْبِلُ الرَّاوِيَةَ
اتنی پیاس تھی کہ پی جاتا تھا پکھال کی پکھال
بِفِيْهِ حَتّٰى يَاْتِيَ عَلٰى اٰخِرِهَا فَمَا
ساری اور پیاس
يَرْوِيْ وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ
نہ بجھتی تھی ف۲ اور روایت کی ابو نعیم نے
حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ
حبیب بن ثابت سے کہا اس نے کہ میں نے

ف۱ اور بعض روایتوں میں ہے کہ اپنی گردن میں رسی کی طرح لپیٹ لیتا تھا ۱۲ تحریر
ف۲ یہ سب واقعی اور سانحے واسطے عذاب پانے قاتلوں کے اور عبرت پکڑنے سننے والوں کے ہیں ۱۲ منہ رح

الجِنَّةَ تَنُوْحُ عَلَى الحُسَيْنِ وَهِيَ

سنا جنوں کو روتے ہوئے[1] حسینؑ پر یہ پڑھکر

تَقُوْلُ. شعر

مَسَحَ النَّبِيُّ جَبِيْنَهٗ!

اس کے جبین کو نبی نے چوما تھا

فَلَهٗ بَرِيْقٌ فِي الخُدُوْدِ

چمک ہے اس کے چہرے پر

اَبَوَاهُ فِي عُلْيَا قُرَيْشٍ

اس کے ماں باپ تھے قریش کی جان

وَجَدُّهٗ خَيْرُ الجُدُوْدِ

اس کا نانا جہان سے بہتر

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ مِّنْ طَرِيْقِ

اور روایت کی ابو نعیم نے طریق حبیب بن ثابت سے کہ

[1] اس سے ثابت ہوا کہ امام حسینؑ پر نوحہ و بکا کرنا مرثیہ پڑھنا جائز بلا اشکال ہے۔
۱۲ جزائری

حَبِیْبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

حضرت ام سلمہؓ نے کہا میں نے

مَا سَمِعْتُ نُوْحَ الْجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِیُّ

نہیں سُنا رونا جنوں کا جب سے انتقال ہوا پیغمبر خدا

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اللَّیْلَةَ وَمَا اُرٰی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مگر آج رات تو میں نے

اِبْنِیْ اِلَّا قَدْ قُتِلَ تَعْنِی الْحُسَیْنَ فَقَالَتْ

جانا کہ میرا بیٹا حسینؑ شہید ہوا پھر کہا حضرت

لِجَارِیَتِهَا اُخْرُجِیْ فَلْتَسْئَلِیْ فَاَخْبَرَتْ

ام سلمہؓ نے اپنی لونڈی سے تو گھر سے نکل کر پوچھ تو پھر معلوم ہوا

اَنَّهٗ قَدْ قُتِلَ وَاِذَا لْجِنَّةُ تَنُوْحُ : شعر

کہ حسینؑ شہید ہوئے اور جن یہ کہکر رونے لگے۔

اَلَا یَا عَیْنُ فَانْهَلِیْ بِجُهْدٍ ؕ وَمَنْ یَّبْکِیْ عَلَی

ہو سکے جتنا روئے تو اے چشم کون روئے گا

الشُّهَدَاءِ بَعْدِیْ ؛ عَلٰی رَهْطٍ تَقُوْدُهُمُ الْمَنَایَا

پھر شہیدوں کو پاس ظالم کے کھینچتی لائی

اِلٰی مُتَجَبِّرٍ فِیْ مُلْكِ عَبْدٍ ؕ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ

[illegible] اور روایت کی ابو نعیم

عَنْ مَزِيْدَةَ بْنِ جَابِرِنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ

مزیدہ بن جابر حضرمی سے اس نے

اُمِّہٖ قَالَتْ سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوْحُ عَلَى الْحُسَيْنِ

اپنی ماں سے کہ اس نے کہا سنا میں نے جنوں کو روتے حسینؓ پر

وَهِيَ تَقُوْلُ شِعْرًا أَنْعَى حُسَيْنًا هَبَلُوْهُ

اور وہ کہتے تھے شعر ہوئے شہید سناؤں تمہیں بدیدہ تر

كَانَ حُسَيْنًا جَبَلًا ٭ وَأَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ

حسین کہ وہ رضا اور حسین تھے اور روایت کی ابن عساکر نے

عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنَا وَاللّٰهِ رَأَيْتُ

منہال بن عمرو سے کہا میں نے واللہ دیکھا سر مبارک

رَأْسَ الْحُسَيْنِ حِيْنَ حُمِلَ وَأَنَا بِدِمَشْقَ

حسین کو کہ اس کو لیجاتے تھے نیزہ پر اور میں

وَبَيْنَ يَدَيِ الرَّأْسِ رَجُلٌ يَّقْرَأُ

شہر دمشق میں تھا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص پڑھتا جاتا

سُوْرَةَ الْكَهْفِ حَتّٰى بَلَغَ قَوْلَهٗ تَعَالٰى

تھا سورہ کہف جب اس آیت پر پہنچا کہ کیا تو نے جانا

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ

کہ اصحاب کہف اور رقیم

كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا فَانْطَقَ اللّٰهُ الرَّاْسَ

ہماری نشانیوں قدرت سے عجوبہ تھے تو گویا کردیا اللہ تعالیٰ نے سر مبارک

بِلِسَانٍ ذَرِبٍ فَقَالَ اَعْجَبُ مِنْ اَصْحَابِ

کو بزبان فصیح پھر کہا سر مبارک نے کہ عجب تر ہے اصحاب

الْكَهْفِ قَتْلِيْ وَحَمْلِيْ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ مِّنْ طَرِيْقِ

کہف کے قصہ سے قصہ قتل میرے کا اور سر میرا اٹھائے لئے پھرنا اور

ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ قُنْبُلٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ

روایت کی ابو نعیم نے طریق بن لہیعہ سے اس نے ابی قنبل سے کہا کہ جب شہید ہوئے

الْحُسَيْنُ اُحْتُزَّ رَاْسُهٗ وَقَعَدُوْا فِيْ اَوَّلِ

حسینؓ اور سر مبارک کو کاٹ کر شام کی طرف روانہ ہوئے اور بیٹھے پہلی

مَرْحَلَةٍ يَشْرَبُوْنَ النَّبِيْذَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ قَلَمٌ

منزل پر پیتے تھے خرمے کا شیرہ کہ اتنے میں نمودار ہوا غیب سے ایک

مِّنْ حَدِيْدٍ فَكَتَبَ سَطْرًا بِدَمٍ شِعْرًا اَتَرْجُوْ

آہنی قلم اس نے لکھا خون سے یہ شعر حسین کے قاتل

اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ ۱۰

وہ لوگ قیامت ... ہیں امید بھی رکھتے ہیں نانا کی شفاعت کی روز حساب

---

(۱) بعض اصحاب کہف کو کافروں نے فقط ستایا تھا اور امام کو نانا کے کلمہ گوؤں نے پامال مصائب کرکے شہید کیا اور سر

فائدہ

جب یزید پلید قتل امام حسینؑ اور ہتک حرمت اہلبیت نبویؐ سے فارغ ہوا تو اس غرور سے اس کی شقاوت اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی کا بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ منہیات شرعیہ کو اس نے اپنے عہد میں علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیوں کے ساتھ واسطے تاخت تاراج مدینہ منورہ کے بھیجا تین دن تک اس شہر مطہر کے رہنے والے قتل اور لوٹ میں گرفتار رہے اور سات سو صحابی قریشی صاحب وجاہت اور عوام الناس اور لڑکے ملا کے دس ہزار آدمیوں سے زیادہ شہید کئے اور لڑکوں کو بند کر لیا اور عورتوں کو فوج والوں پر مباح کر دیا ام المومنین ام سلمہؓ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی کے ستونوں میں گھوڑے باندھے چنانچہ گھوڑوں نے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے نجس کیا اور تین دن تک مسجد میں لوگ نماز سے مشرف نہ ہوئے فقط سعید بن مسیب دیوانہ بن کے وہاں حاضر رہے اور کیا کیا کچھ اعمال قبیح کہ اس مسجد مقدس اور شہر مطہر میں یزید والوں نے نہیں کئے کہ زبان قلم کی اس کی تفصیل سے عاجز ہے اور منجنیق سے کعبہ معظمہ کو سنگسار کیا کہ صحن حرم محترم کا پتھروں سے بھر گیا اور ستون مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانہ کعبہ کو جلا دیا اور دروازہ کعبے کے پردے کو اتار کے تنور میں جلا دیا کتنے دن بیت اللہ شریف بن لباس کے رہا اور وہاں کے رہنے والے نہایت ایذا اور سزا میں رہے بالجملہ وہ بدبخت تین برس اور سات مہینے تخت حکومت پر سلطنت کر کے پندرھویں ربیع الاول ۶۴ھ چونسٹھ ہجری میں جس دن اس پلید کے حکم سے کعبہ کی بے حرمتی ہوئی اسی دن شہر حمص میں شام کے شہروں میں سے انتالیس برس کی عمر میں واصل جہنم ہوا فائدہ کا جب مختار

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۹ سے آگے) اور اپنے زانوؤں پر رکھ کے تمام رات روتا رہا اور انوار رحمت خدا کے جو سر مبارک پر نازل ہوتے تھے مشاہدہ کرتا رہا اور یہی باعث اس کے اسلام لانے کا ہوا اور ان شقیوں نے جب درہم بانٹنے کو تھیلیوں کا منہ کھولا تو سب ٹھیکریاں ہو گئی تھیں اور ایک طرف ان کے لکھا تھا وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ دوسری طرف وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۱۲ تحریر

بن ابی عبید ثقفی عبدالملک کی سلطنت میں کوفہ پر غالب ہوا پہلے اپنے خواص خاص کو عمر بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا بیٹا حفص نامی حاضر ہوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہاں ہے اس نے کہا خانہ نشین ہے مختار نے کہا اب کیونکر حکومت رَی سے دست بردار ہو کے گھر میں بیٹھا امام حسینؑ کے قتل کے دن کیوں خانہ نشینی نہ اختیار کی بعد اس کے حکم دیا کہ عمر بن سعد اور اس کے بیٹے اور شمر کی گردن ماریں اور ان کے سروں کو حضرت محمد بن حنفیہ کے پاس بھیج دیا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی معرکۂ کربلا میں شریک عمر بن سعد کا تھا اس کو جہاں پاؤ مار ڈالو یہ حکم سن کے سب کوفے والے بصرے کو بھاگے اور لشکر مختار نے ان کا تعاقب کیا جس کو پایا مار ڈالا اور اس کی لاش کو جلا دیا اور اس کا گھر لوٹ لیا جب خولی بن یزید کو قید کر کے مختار کے پاس لائے اس نے پہلے اس کے چاروں ہاتھ پیر کاٹ ڈالے پھر اس کو سولی پر چڑھایا پھر اس کے بدن کو آگ میں جلا دیا اسی طرح سے ہر ایک لشکر ابن سعد کو طرح طرح کے عذاب سے مارا صواعق محرقہ میں لکھا ہے مختار نے چھ ہزار کوفے والوں کو جو شریک امام حسینؑ کے قتل میں تھے طرح طرح کے عذاب کر کے مارا فائدہ

جب مختار بن سعد اور شمر اور خولی بن یزید اور ان کے ہمراہیوں کو قتل کر چکا تو عبیداللہ بن زیاد کے فکر میں ہوا اور ابن زیاد ان دنوں موصل میں جا رہا تھا، اور اس کے ساتھ بیس ہزار سوار اور پیادے تھے چنانچہ ابراہیم بن مالک اشتر کو فوج ہمراہ کر کے ابن زیاد کے مقابلہ کو بھیجا جب ابراہیم سرحد موصل میں پہنچا ابن زیاد نے دریا کے کنارے پندرہ پر موصل سے اس سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک خوب لڑائی ہوئی قریب شام کے ابراہیم کی فوج نے لشکر ابن زیاد کو شکست دی جب ابن زیاد کے ہمراہی بھاگے ابراہیم نے حکم دیا کہ

جس کسی کو فوج مخالف سے پاویں زندہ نہ چھوڑیں چنانچہ بہتوں کو جان سے مار ڈالا اور ابن زیاد بھی مارا گیا ابن زیاد کا سر کاٹ کے لشکر والوں نے ابراہیم کے پاس حاضر کیا ابراہیم کے مختار کے پاس کوفے میں بھجوا دیا جب سر ابن زیاد کا کوفہ میں پہنچا مختار نے کوفے میں محفل آراستہ کرکے کوفے والوں کو جمع کیا اسوقت سر نامبارک ابن زیاد بدنہاد کا منگوا کے کہا کہ اے اہل کوفہ دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام نے ابن زیاد کو زندہ نہ چھوڑا تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مختار کی لڑائی میں ستر ہزار اہل شام مارے گئے اور یہ واقعہ ۶۷ھ ہجری میں چھ برس واقعہ کربلا کے بعد عاشورے کے دن واقع ہوا

فائدہ ترمذی کی صحیح روایت میں وارد ہے کہ جب ابن زیاد اور اس کے سرداروں کے سر مختار کے پاس لاکے رکھے گئے یکایک ایک سانپ بڑا سا ظاہر ہوا کہ لوگ اسے دیکھ کر ہٹ گئے سانپ سب سروں میں سے عبید اللہ بن زیاد کے سر کے پاس آکے اس کے نتھنے میں گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اس کے منہ سے نکلا پھر اس کے منہ میں گھسا اور نتھنے سے نکلا اسی طرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہو گیا الحاصل ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر ذی الجوشن اور قیس بن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبد اللہ بن قیس اور یزید بن مالک اور باقی اشقیا طرح طرح کی عقوبتوں سے قتل ہوئے اور ان کی لاشوں کو اس طرح گھوڑوں کے سموں سے روندا کہ ہڈیاں چور چور ہو کر خاک سے برابر ہو گئیں پر تاریخ والوں کو اس امر میں اختلاف ہے کہ ابن سعد اور شمر وغیرہ ابن زیاد سے پہلے مارے گئے یا پیچھے ہر نہج سے جو حاکم کی حدیث میں وعدہ منتقم حقیقی کا گذرا کہ امام حسین علیہ السلام کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار شقی مارے

جاویں گے سو محقق ہوا آخر مختار کے عقیدہ میں فساد آیا اور اس کو یہ خبط[1] ہوا کہ اس کی طرف وحی آتی ہے اور حضرت محمد بن الحنفیہ وہی مہدی موعود ہیں اور جب قبضہ اس کا کوفے اور اس کی اطراف و جوانب پر خوب ہوگیا تو اس کو داعیہ لڑنے کا عبداللہ بن زبیر کے ساتھ پیدا ہوا جب عبداللہ بن زبیر کو یہہ حال معلوم ہوا انہوں نے بھی اپنے بھائی مصعب بن زبیر کو جو بصرہ کے حاکم تھے اس کے مقابلہ کے واسطے معین کیا جب مصعب بصرہ سے لڑائی کے ارادہ پر روانہ ہوئے تو مصعب اور مختار میں خوب جدال اور قتال ہوا آخر الامر فتح مصعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور مختار اس معرکہ میں مارا گیا اور مصعب بن زبیر کوفے پر قابض ہوئے آخر کو عبدالملک مصعب بن زبیر پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر کو ۷۱ھ ہجری میں قتل کیا۔ فائدہ عبدالملک بن عمر ولیثی سے روایت ہے کہ عجب اتفاق ہے کہ میں نے دارالامرۃ کوفے میں پہلے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا کہ عبیداللہ بن زیاد کے سامنے داہنی طرف رکھا تھا پھر وہیں ابن زیادہ کا سر دیکھا کہ آگے مختار کے رکھا تھا پھر وہیں مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر کے سامنے رکھا تھا پھر وہیں مصعب بن زبیر کا سر دیکھا کہ عبدالملک کے رو برو رکھا تھا ابن عمر ولیثی نے کہا کہ جب میں نے یہ حال عبدالملک کے آگے بیان کیا وہ کہنے لگے خدا تجھکو یہاں پانچواں سر نہ دکھاوے اور اس دارالامارۃ کی شامت سے ڈر کر اسی وقت اُسے کھدوا ڈالا قصہ کوتاہ جب عبدالملک نے مصعب بن زبیر پر فتح پائی چاہا کہ فوج عبداللہ بن زبیر کے مقابلے کو مکے میں بھیجے لوگوں نے عذر کیا کہ حرم محترم میں جدال اور قتال حرام ہے وہاں جا کر کیونکر لڑیں آخر ایک

---

[1] روایا صحیح سے یہ الزام مختار پر ثابت نہیں ہے امام محمد باقرؑ نے مختار کے حق میں دعا کی ہے جو انکے جنتی ہونیکی دلیل ہے ۱۲ مترجم

دن حجاج بن یوسف نے عبدالملک کے سامنے آکے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ عبداللہ بن زبیر کا سر میں نے کاٹ لیا عبدالملک نے جانا کہ حجاج مکے جانے کو عبداللہ بن زبیر کے مقابلہ میں تیار ہے اس نے جلد ایک لشکر حجاج کے پائے نام کر کے مکہ معظمہ کی طرف روانہ کیا حجاج اصل طائف کا رہنے والا تھا وہاں آکے اور فوج جمع کر کے متوجہ مکہ معظمہ کا ہوا اور وہاں سرگرم قتال اور جدال کا ہوا اور بالکل آداب مکہ معظمہ اور حرم محترم کے چھوڑ کے نہایت بے ادبی اور گستاخیوں پر کمر باندھی یہاں تک کہ تمام حرم محترم کو شہیدوں کے خون سے رنگین کیا اور عبداللہ بن زبیر کو بھی ستہ یا تہتر ہجری میں شہید کیا بعد اس کو سولی پر چڑھایا پھر سولی سے اتروا کے یہودیوں کی قبروں میں ڈلوا دیا بعد طے کرنے اس مرحلہ کے حکومت مروانیوں کی شام اور عراق اور حجاز میں جم گئی اور سب سلطنت ان کی تراسی برس چار مہینے رہی فقط ۔